

علم الصرف

آخرین

مؤلفہ

مولانا مشتاق احمد صاحب چترتھاؤلی رحمتہ اللہ علیہ



علم الصرف

آخرین

مؤلف

مولانا مشتاق احمد صاحب چرتھاؤلی رحمہ اللہ علیہ



شعبہ نشر و اشاعت

میرہوئی کوٹلی میر پٹیل سڑک (بھٹنور)

کراچی پاکستان

کتاب کا نام : **عَلِّ الصَّغِيرَ (آخرین)**

مؤلف : مولانا مشتاق احمد صاحب چرٹھاؤلی **رحمۃ اللہ علیہ**

تعداد صفحات : ۱۰۴

قیمت برائے قارئین : ۲۵/=

اشاعتِ اول : ۱۴۲۹ھ/۲۰۰۸ء

اشاعتِ جدید : ۱۴۳۲ھ/۲۰۱۱ء

ناشر : **مکتبہ البشیری**

چودھری محمد علی چیرٹیل ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

Z-3، اوور سیزنگٹوز، گلستان جوہر، کراچی۔ پاکستان

فون نمبر : +92-21-34541739, +92-21-37740738

فیکس نمبر : +92-21-34023113

ویب سائٹ : www.maktaba-tul-bushra.com.pk

www.ibnabbasaisha.edu.pk

ای میل : al-bushra@cyber.net.pk

ملنے کا پتہ : **مکتبہ البشیری، کراچی۔ پاکستان** +92-321-2196170

مکتبہ الحرمین، اردو بازار، لاہور۔ +92-321-4399313

المصباح، ۱۶- اردو بازار، لاہور۔ +92-42-7124656, 7223210

بلک لینڈ، سٹی پلازہ کالج روڈ، راولپنڈی۔ +92-51-5773341, 5557926

دار الإخلاص، نزد قصبہ خوانی بازار، پشاور۔ +92-91-2567539

مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ، کوئٹہ۔ +92-91-2567539

اور تمام مشہور کتب خانوں میں دستیاب ہے۔

فہرست

| صفحہ نمبر | عنوانات | صفحہ نمبر | عنوانات |
|-----------|--|-----------|--|
| ۲۹ | صرف کبیر اجوف واوی از باب کس | | علم الصرف حصہ سوم |
| ۲۹ | بحث ماضی و مضارع و نفی تاکید بـ "لَنْ" | ۷ | ہفت اقسام کا بیان |
| ۳۰ | بحث نفی جہد بـ "لَمْ" و لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ و خفیفہ | ۱۰ | مہوز کے قاعدے |
| ۳۱ | بحث امر | ۱۲ | معتل "قا" کے قاعدے |
| ۳۲ | بحث نہی | ۱۳ | معتل "عین" کے قاعدے |
| ۳۳ | بحث اسم فاعل و اسم مفعول | ۱۴ | معتل "لام" کے قاعدے |
| ۳۳ | تعلیلات | ۱۷ | صرف کبیر اجوف واوی از باب نصر |
| ۳۵ | صرف صغیر از باب افعال | ۱۷ | بحث ماضی و مضارع و نفی تاکید بـ "لَنْ" |
| ۳۵ | صرف صغیر از باب استفعال | | بحث نفی جہد بـ "لَمْ" و لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ و خفیفہ |
| ۳۶ | صرف صغیر از باب افعال | ۱۸ | |
| ۳۷ | صرف صغیر از باب افعال | ۱۹ | بحث امر |
| ۳۸ | صرف کبیر ناقص واوی از باب نصر | ۲۰ | بحث نہی |
| ۳۸ | بحث ماضی و مضارع و نفی تاکید بـ "لَنْ" | | بحث اسم فاعل و اسم مفعول |
| ۳۹ | بحث نفی جہد بـ "لَمْ" و لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ و خفیفہ | ۲۱ | تعلیلات |
| ۴۰ | بحث امر | ۲۳ | صرف کبیر اجوف یائی از باب ضرب |
| ۴۱ | بحث نہی | ۲۳ | بحث ماضی و مضارع و نفی تاکید بـ "لَنْ" |
| ۴۲ | بحث اسم فاعل و اسم مفعول | | بحث نفی جہد بـ "لَمْ" و لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ و خفیفہ |
| ۴۲ | تعلیلات | ۲۴ | |
| ۴۳ | صرف کبیر ناقص یائی از باب ضرب | ۲۵ | بحث امر |
| ۴۴ | بحث ماضی و مضارع و نفی تاکید بـ "لَنْ" | ۲۶ | بحث نہی |
| | | ۲۷ | بحث اسم فاعل و اسم مفعول |
| | | ۲۷ | تعلیلات |

| صفحه نمبر | عنوانات | صفحه نمبر | عنوانات |
|-----------|---|-----------|---|
| ۵۹ | صرف صغیر از لقیف مقرون | | بحث نفی جہد بـ "لَمْ" و لام تاکید بانون تاکید |
| ۵۹ | صرف صغیر از ناقص یائی | ۴۵ | ثقیلہ و خفیفہ |
| ۶۰ | صرف صغیر از ناقص واوی | ۴۶ | بحث امر |
| ۶۰ | تعلیمات | ۴۷ | بحث نہی |
| ۶۲ | صرف کیر مضاعف از باب نصر | ۴۸ | بحث اسم فاعل و اسم مفعول |
| ۶۲ | بحث ماضی و مضارع نفی تاکید بـ "لَنْ" | ۴۸ | تعلیمات |
| | بحث نفی جہد بـ "لَمْ" و لام تاکید بانون تاکید | ۴۹ | صرف کیر ناقص واوی از باب سغ |
| ۶۳ | ثقیلہ و خفیفہ | ۴۹ | بحث ماضی و مضارع نفی تاکید بـ "لَنْ" |
| ۶۴ | بحث امر | | بحث نفی جہد بـ "لَمْ" و لام تاکید بانون تاکید |
| ۶۵ | بحث نہی | ۵۰ | ثقیلہ و خفیفہ |
| ۶۶ | بحث اسم فاعل و اسم مفعول | ۵۱ | بحث امر |
| ۶۶ | تعلیمات | ۵۲ | بحث نہی |
| ۶۷ | قواعد ضروریہ | ۵۳ | بحث اسم فاعل و اسم مفعول |
| ۶۹ | تعلیمات متفرقہ | ۵۳ | تعلیمات |
| ۷۰ | نقشہ ابواب معللہ | ۵۴ | لغیف مفروق از باب ضرب |
| ۷۰ | باب نَصْرُ يَنْصُرُ | ۵۴ | بحث ماضی و مضارع نفی تاکید بـ "لَنْ" |
| ۷۱ | باب ضَرْبُ يَضْرِبُ | | بحث نفی جہد بـ "لَمْ" و لام تاکید بانون تاکید |
| ۷۱ | باب سَمِعَ يَسْمَعُ | ۵۵ | ثقیلہ و خفیفہ |
| ۷۲ | باب فَتَحَ يَفْتَحُ | ۵۶ | بحث امر |
| ۷۲ | باب كَرَّمَ يَكْرُمُ | ۵۷ | بحث نہی |
| ۷۲ | باب حَسِبَ يَحْسِبُ | ۵۸ | بحث اسم فاعل و اسم مفعول |
| ۷۳ | باب اِفْتَعَالَ | ۵۸ | تعلیمات |
| ۷۳ | باب اِسْتِفْعَالَ | ۵۹ | صرف صغیر از لقیف مفروق |

| صفحہ نمبر | عنوانات | صفحہ نمبر | عنوانات |
|-----------|-----------------------|-----------|--------------------------------|
| ۸۶ | خاصیت ضرب | ۷۳ | باب انفعال |
| ۸۷ | خاصیت مع | ۷۴ | باب افعال |
| ۸۷ | خاصیت فتح | ۷۴ | باب تفعیل |
| ۸۷ | خاصیت کرم | ۷۵ | باب تفعّل |
| ۸۷ | خاصیت حسب | ۷۵ | باب تفاعل |
| ۸۸ | خاصیت افعال | ۷۵ | باب مفاعلة |
| ۹۱ | خاصیت تفعیل | | علم الصرف حصہ چہارم |
| ۹۳ | خاصیت تفعّل | ۷۶ | باب اول: اوزان اسم کے بیان میں |
| ۹۵ | خاصیت مفاعله | ۷۶ | اسم جامد |
| ۹۶ | خاصیت تفاعل | ۷۸ | اسم مصدر |
| ۹۸ | خاصیت افعال | ۸۲ | اسم مشتق |
| ۹۹ | خاصیت استفعال | ۸۲ | ۱۔ اسم فاعل |
| ۱۰۰ | خاصیت افعال | ۸۳ | ۲۔ اسم مفعول |
| ۱۰۱ | خاصیت افعیال | ۸۳ | ۳۔ اسم تفضیل |
| ۱۰۲ | خاصیت افعوال و افعیال | ۸۴ | ۴۔ اسم آلہ |
| ۱۰۲ | خاصیت افعوال | ۸۴ | ۵۔ اسم ظرف |
| ۱۰۲ | خاصیت فعلل | ۸۴ | ۶۔ صفت مشبہ |
| ۱۰۳ | خاصیت تفعّل | ۸۵ | اوزان صفت مشبہ |
| ۱۰۳ | خاصیت افعنل | | دوسرا باب: خاصیات ابواب میں |
| ۱۰۳ | خاصیت افعّل | ۸۶ | خاصیت نصر |

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

علم الصرف

حصہ سوم

ہفت اقسام کا بیان

صحیح است و مثال است و مضاعف

لفیف و ناقص و مہموز و اجوف

جاننا چاہیے کہ عربی کے بعض کلموں میں کبھی حرف علت ہوتا ہے، اور کبھی ”ہمزہ“، اور کبھی ایک جنس کے دو حرف ہوتے ہیں۔ اور کبھی کلمہ میں ان تینوں باتوں میں سے ایک بھی نہیں ہوتی، پس اس اعتبار سے کل اسم و فعل چار قسم کے ہوئے:

۱۔ صحیح ۲۔ مہموز ۳۔ معتل ۴۔ مضاعف۔

۱۔ صحیح: اُس کو کہتے ہیں کہ اُس کا کوئی حرف اصلی ”ہمزہ“ اور حرف علت نہ ہو، اور اُس کے دو حرف اصلی ایک طرح کے نہ ہوں، جیسے: ضَرْبَ، بَعْثَرٌ، رَجُلٌ، جَعْفَرٌ۔

۲۔ مہموز: اس کو کہتے ہیں کہ اس کا کوئی حرف اصلی ”ہمزہ“ ہو، اس کی تین قسمیں ہیں: اگر فاکلمہ کی جگہ ”ہمزہ“ ہو تو ”مہموز الفاء“ جیسے: اَمْرٌ، اَمْرٌ۔ اگر عین کلمہ کی جگہ ”ہمزہ“ ہو تو ”مہموز العین“ جیسے: سَأَلَ، رَأْسٌ۔ اگر لام کلمہ کی جگہ ”ہمزہ“ ہو تو ”مہموز اللام“ جیسے: قَرَأَ، جُزْءٌ۔

۳۔ معتل: وہ کلمہ ہے کہ اس کا کوئی حرف اصلی حرفِ علت ہو اور حرفِ علت تین ہیں ”واو“، ”الف“، ”یا“ کہ مجموعہ ان کا ”وای“ ہے۔ تینوں حروفِ ضمہ، فتح، کسرہ کو کھینچنے سے پیدا ہوتے ہیں، یعنی ضمہ کو کھینچنے سے ”واو“، اور فتح کو کھینچنے سے ”الف“، اور کسرہ کو کھینچنے سے ”یا“، اسی واسطے ”واو“ کو اُختِ ضمہ اور الف کو اُختِ فتح اور ”یا“ کو اُختِ کسرہ کہتے ہیں۔

معتل کی پانچ قسمیں ہیں اور وہ اس طرح کہ یا تو کلمہ میں حرفِ علت ایک ہوگا یا دو، جس میں ایک حرفِ علت ہو اس کی تین قسمیں ہیں:

معتل فا: جس کا فاکلمہ حرفِ علت ہو، جیسے: وَعَدَ، يَسَّرَ، اسکو ”مثال“ کہتے ہیں۔

معتل عین: جس کا عین کلمہ حرفِ علت ہو، جیسے: قَالَ، بَاعَ، اسکو ”اجوف“ کہتے ہیں۔

معتل لام: جس کا لام کلمہ حرفِ علت ہو، جیسے: رَمَى، طَبِيٌّ، اسکو ”ناقص“ کہتے ہیں۔

پس اگر لام کلمہ ”واو“ ہے تو ناقص واوی کہلائے گا، اور ”یا“ ہو تو ناقص یائی، ایسے ہی اجوف واوی یا اجوف یائی، مثال واوی، مثال یائی کو سمجھ لو۔

لفیف: جس کلمہ میں دو حرفِ علت ہوں اسکو ”لفیف“ کہتے ہیں، لَفِيف کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ لَفِيفِ مَفْرُوق ۲۔ لَفِيفِ مَقْرُون

لفیفِ مفروق: جس میں ”فا“ اور ”لام“ حرفِ علت ہوں، جیسے: وَلِيٌّ، وَحْيٌ.

لفیفِ مقرون: جس میں ”عین“ اور ”لام“ حرفِ علت ہوں، جیسے: طَوَى، طَيٌّ.

۴۔ مضاعف: وہ کلمہ ہے جس میں دو حرفِ اصلی ایک جنس کے ہوں، اس کی دو

قسمیں ہیں:

مضاعفِ ثلاثی: جس کا ”عین“ اور ”لام“ ایک جنس ہو، جیسے: سَرَّ، سَبَبٌ.

مضاعف رباعی: جس کا فاکلمہ اور پہلا ”لام“، اور عین کلمہ اور دوسرا ”لام“ ایک جنس کے ہوں، جیسے: مَضْمَضٌ، حَضْحَضٌ کہ فَعْلَل کے وزن پر مضاعف رباعی ہیں۔

یوں تو شمار کرنے سے یہ سب گیارہ قسمیں ہوں گی، مگر علم صرف میں ان کو صرف سات قسموں پر منحصر کیا ہے، جیسا کہ اوپر کے شعر سے معلوم ہوا۔

فائدہ اولیٰ: عربی زبان میں حرفِ علت کو ثقیل کہتے ہیں، جیسے: اَقُولُ بہ نسبت قُل کے ثقیل ہے، اسی لیے کبھی اس کو گرا دیتے ہیں، کبھی بدلتے ہیں، کبھی ساکن کرتے ہیں۔ سب سے زیادہ ثقیل ”واو“ ہے، اس کے بعد ”یا“، اس کے بعد ”الف“۔

”الف“ اور ”ہمزہ“ میں فرق ہے کہ ”الف“ ہمیشہ ساکن ہوتا ہے، اور اس کے پڑھنے میں زبان کو جھٹکا نہیں دینا پڑتا، بلکہ نہایت سہولت سے ادا ہو جاتا ہے، اور جو صرف ”الف“ کی صورت میں متحرک ہو، یا ساکن ہو اور زبان کو جھٹکا دے کر پڑھا جائے وہ ”ہمزہ“ ہے، جیسے: اَمْرٌ، سَأَلَ، قَرَأَ، رَأْسٌ، بُؤْسٌ، ذَنْبٌ۔

فائدہ ثانیہ: حرفِ علت جب ساکن ہو، اور اس سے پہلے حرف کی حرکت اس کے موافق ہو تو ”مدہ“ کہلاتا ہے، جیسے: يَقُولُ، يَبِيعُ۔

اور جب پہلے حرف کی حرکت موافق نہ ہو تو ”لین“، جیسے: قَوْلٌ، يَبِيعُ۔ اور جب حرفِ علت کلمہ کے شروع میں واقع ہو تو نہ ”مدہ“ ہوتا ہے نہ ”لین“، جیسے: وَعَدَ، يَسَرَ۔

مدہ: کہنے کی وجہ یہ ہے کہ مَدُّ کے معنی کھینچنے اور دراز کرنے کے ہیں، اور یہ حروف حرکت کو کھینچنے اور دراز کرنے سے پیدا ہوتے ہیں، جیسا کہ پہلے معلوم ہو چکا ہے۔

تین اس لیے کہتے ہیں کہ لُیْن کے معنی نرمی کے ہیں، اور یہ حروف سکون کی حالت میں نرمی سے ادا ہو جاتے ہیں۔

فہم ثانیہ حرف علت اور ”ہمزہ“ اور ایک جنس کے دو حرف آ جانے سے الفاظ میں ثقل آ جاتا ہے، اس کے دُور کرنے کے واسطے چند قاعدے مقرر ہیں:

ثانیہ حرف علت کو گرا دینا ہے، جیسے: لَمْ یَدْغُ کہ یَدْغُوْ مضارع سے ”واو“ گرا دیا۔

امام ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدلنا، جیسے: قَالَ کہ اصل میں قول تھا، ”واو“ کو ”الف“ سے بدل دیا۔

ثانیہ حرف سے حرکت گرا دینا، جیسے: یَدْغُوْ کہ اصل میں یَدْغُوْ تھا، ”واو“ کو ساکن کر دیا۔

ثانیہ ایک جنس کے دو حرفوں میں سے ایک کو دوسرے کے ساتھ ملا کر پڑھنا، جیسے: ذُبْ کہ اصل میں ذُبْب تھا۔

فہم رابعہ ہفت اقسام میں جو تغیر معتل میں ہوتا ہے اس کو ”اعلال“ یا ”تعلیل“ کہتے ہیں، اور جو مہمز میں ہو اس کو ”تخفیف“، اور جو مضاعف میں ہو اس کو ”ادغام“۔

مہمز کے قاعدے

فہم اولہ جہاں کہیں ایک ”ہمزہ“ ساکن ہو وہاں ”ہمزہ“ کو اس سے پہلے حرف کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا جائز ہے، جیسے: رَأْسٌ، ذُبْتُ، بُوْسٌ کہ اصل میں رَأْسٌ، ذُبْتُ، بُوْسٌ تھے۔

قعدہ ۲ جہاں کہیں دو ”ہمزہ“ ایک کلمہ میں جمع ہوں اور دوسرا ”ہمزہ“ ساکن ہو تو دوسرے ”ہمزہ“ کو پہلے ”ہمزہ“ کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدل دینا واجب ہے، جیسے: اَمِنْ، اَوْمِنْ، اِيْمَانًا کہ اصل میں اءْ مِنْ، اُؤْمِنْ، اِئْمَانًا تھے۔

قعدہ ۳ جس جگہ ایک ”ہمزہ“ متحرک ہو، اور اس سے پہلے ساکن ہو تو جائز ہے کہ ”ہمزہ“ کی حرکت پہلے حرف کو دیدیں اور ”ہمزہ“ کو گرا دیں، جیسے: يَسْأَلُ کہ اصل میں يَسْأَلُ تھا۔

قعدہ ۴ اگر ایک ”ہمزہ“ مفتوح ہو، اور ”ہمزہ“ سے پہلے حرف مسور یا مضموم ہو تو ”ہمزہ“ کو پہلی حرکت کے موافق حرف علت سے بدل دینا جائز ہے، جیسے: سَوَالٌ سے سَوَالٌ، اور مَثْرٌ سے مِثْرٌ (دشمنی) بنالیں۔

| | | |
|---------|------|--|
| مہوز نہ | صرف | أَكَلَ يَأْكُلُ أَكَلًا فَهُوَ أَكَلٌ وَأَكَلَ يُؤْكَلُ أَكَلًا |
| | صعبر | فَهُوَ مَا يُكُولُ الْأَمْرُ مِنْهُ كُلٌّ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَأْكُلُ. |

فائدہ امر حاضر اصل میں اَوْكُلُ تھا، اس میں ”ہمزہ“ خلاف قیاس حذف کیا گیا۔

| | | |
|-----------|------|--|
| مہوز نہیں | صرف | سَأَلَ يَسْأَلُ سُؤْلًا فَهُوَ سَائِلٌ وَسُئِلَ يُسْأَلُ |
| | صعبر | سُؤْلًا فَهُوَ مُسْئِلٌ الْأَمْرُ مِنْهُ إِسْأَلٌ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَسْأَلُ. |
| مہوز نہ | صرف | قَرَأَ يَقْرَأُ قِرَاءَةً فَهُوَ قَارِئٌ وَقُرِئَ يُقْرَأُ قِرَاءَةً |
| | صعبر | فَهُوَ مُقْرَأٌ الْأَمْرُ مِنْهُ إِقْرَاءٌ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَقْرَأُ. |

مقل "فا" کے قاعدے

قائدہ ۱۰ جو "واو ساکن" علامت مضارع مفتوحہ اور کسرہ کے درمیان واقع ہو وہ گر جاتا ہے، جیسے: یَعْدُ کہ اصل میں یَوْعَدُ تھا۔

قائدہ ۱۱ فعل مضارع کی موافقت کی وجہ سے عدۃ مصدر سے بھی "واو" گر گیا، کہ اصل میں وَعَدُ تھا، لیکن مصدر میں اتنی زیادتی ہوئی کہ "واو" محذوف کے بدلے "تا" آخر میں زیادہ کر دی گئی۔

قائدہ ۱۲ اگر مضارع میں "عین" یا "لام" حرف حلقی ہو، اور "واو ساکن" علامت مفتوحہ اور "عین مفتوح" کے درمیان واقع ہو تو وہ "واو" بھی گر جاتا ہے، جیسے: یَهْبُ وَيَضْعُ، کہ اصل میں یَوْهَبُ اور یَوْضَعُ تھا۔

حروف حلقی چھ ہیں: ا، ح، خ، ع، غ، ہ کہ مجموعہ ان کا "أغح خعه" ہے۔

حرف حلقی شش بود اے نور عین

ہمزہ ہاؤ حاؤ خاؤ عین نہیں

قائدہ ۱۳ جو "واو" ساکن ہو، اور مشدد نہ ہو، اور اس سے پہلے حرف مکسور ہو تو اس "واو" کو "یا" سے بدل دیں گے، جیسے: مِيزَانُ کہ اصل میں مُوزَانُ تھا، اور اِنْقَادَا کہ اصل میں اِنْوَادَا تھا۔

قائدہ ۱۴ جو "یا" ساکن ہو، اور مشدد نہ ہو، اور اس سے پہلے حرف مضموم ہو تو اس "یا" کو "واو" سے بدل دیں گے، جیسے: مُوقِنٌ کہ اصل میں مُيَقِنٌ تھا۔

قائدہ ۱۵ جو "واو" یا "یا" اصلی افتعال کی "تا" کے پاس ہو اس کو "تا" سے بدل کر "تا" میں ادغام کر دیں گے، جیسے: اتَّقَدْ، اتَّسَرَ کہ اصل میں اَوْتَقَدَ اور اِيتَسَرَ تھا۔

| | | |
|---|-----|---|
| ۱ | صرف | وَعَدَ يَعِدُ عِدَّةٌ فَهُوَ وَاعِدٌ وَوَعْدٌ يُوعَدُ عِدَّةٌ فَهُوَ مُوَعَّدٌ الْأَمْرُ مِنْهُ عَدٌّ وَالْهَيَّ عَنْهُ لَا تَعْدُ. |
| ۲ | صرف | وَهَبَ يَهَبُ هَبَةٌ فَهُوَ وَاهِبٌ وَوَهْبٌ يُوَهَّبُ هَبَةٌ فَهُوَ مُوَهَّبٌ الْأَمْرُ مِنْهُ هَبٌّ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَهَبُ. |
| ۳ | صرف | أَوْقَدَ يُوقِدُ إِيْقَادًا فَهُوَ مُوقِدٌ وَأَوْقَدٌ يُوقَدُ إِيْقَادًا فَهُوَ مُوقَدٌ الْأَمْرُ مِنْهُ أَوْقَدٌ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تُوقَدُ. |
| ۴ | صرف | أَيَقَنَ يُوقِنُ إِيْقَانًا فَهُوَ مُوقِنٌ وَأُوقِنَ يُوقَّنُ إِيْقَانًا فَهُوَ مُوقَّنُ الْأَمْرُ مِنْهُ أَيَقَنُ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تُوقَّنُ. |
| ۵ | صرف | اتَّقَدَ يَتَّقَدُ اتَّقَادًا فَهُوَ مُتَّقِدٌ الْأَمْرُ مِنْهُ اتَّقَدُ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَتَّقَدُ. |

معتل "مین" کے قاعدے

قاعدہ ۱۔ جو "واو" اور "یا" متحرک اور اس سے پہلے مفتوح ہو تو اس "واو" اور "یا" کو "الف" سے بدل دیں گے، جیسے: قال کہ اصل میں قول تھا، اور باع کہ اصل میں بیع تھا۔

قاعدہ ۲۔ جب ماضی ثلاثی مجرد کا مین کلمہ "واو" بسبب اجتماع سائنین گر جائے، اور وہ ماضی مکسور العین نہ ہو تو ف کلمہ کو ضمہ دیا جائے گا، جیسے: قُلْن کہ اصل میں قولن تھا۔

قاعدہ ۳۔ جب ماضی ثلاثی مجرد کا عین کلمہ "یا" بسبب اجتماع سائنین گر جائے تو ف کلمہ کو کسرہ دیا جائے گا، جیسے: بغن کہ اصل میں بیغن تھا۔

قاعدہ ۴۔ جب ماضی ثلاثی مجرد کا عین کلمہ "واو" بسبب اجتماع سائنین گر جائے، اور وہ

ماضی مکسور العین ہو تو فکلمہ کو کسرہ دیا جائے گا، جیسے: جَفُنَ کہ اصل میں خوفُنَ بروزن سَمْعُنَ تھا۔

ق ۵۰۔ جو "واو" مضموم اور "یا" مکسور ہو، اور اس سے پہلا حرف ساکن ہو تو اس "واو" اور "یا" کی حرکت پہلے حرف کو دیدیں گے، جیسے: يَقُولُ کہ اصل میں يَقُولُ، اور يَبِيعُ کہ اصل میں يَبِيعُ تھا۔

ق ۵۱۔ جو "واو" اور "یا" مفتوح ہو، اور اس سے پہلا حرف ساکن ہو تو اس "واو" اور "یا" کا فتح پہلے حرف کو دے کر اس کو "الف" سے بدل دیں گے، جیسے: يُقَالُ، يُبَاعُ، يُخَافُ کہ اصل میں يَقُولُ، يَبِيعُ، يُخَافُ تھے۔

ق ۵۲۔ جو "واو" اور "یا" کہ "الف زائدہ" کے بعد واقع ہو اس کو "ہمزہ" سے بدل دیں گے، جیسے: قَاتِلُ کہ اصل میں قَاوِلُ، اور بَانِعُ کہ اصل میں بَايِعُ تھا۔

| | | |
|---|-----|---|
| قَالَ يَقُولُ قَوْلًا فَهُوَ قَائِلٌ وَقِيلَ يُقَالُ قَوْلًا فَهُوَ مَقُولٌ الأمر منه قُلْ والنهي عنه لا تَقُلْ. | صرف | |
| بَاعَ يَبِيعُ بَيْعًا فَهُوَ بَانِعٌ وَبِيعَ بَيْعًا فَهُوَ مَبِيعٌ الأمر منه بَعْ والنهي عنه لا تَبَعْ. | صرف | ۲ |
| خَافَ يَخَافُ خَوْفًا فَهُوَ خَائِفٌ وَخِيفَ يُخَافُ خَوْفًا فَهُوَ مَخُوفٌ الأمر منه خَفْ والنهي عنه لا تَخَفْ. | صرف | ۳ |

مقل "لام" کے قاعدے

ق ۱۰۰۔ جو "واو" کہ آخر کلمہ میں ہو اور اس سے پہلے کسرہ ہو، وہ "واو"، "یا" سے بدل جاتا ہے، جیسے: دُعِيَ کہ اصل میں دُعُو تھا، اور رَضِيَ کہ اصل میں رَضُو تھا۔

قاعدہ ۲ جو "واو" کہ اصل کلمہ میں تیسری جگہ ہو، جب چوتھی جگہ یا اس سے زیادہ پر واقع ہو جائے، اور ماقبل کی حرکت اس کے مخالف ہو تو وہ "واو"، "یا" ہو جاتا ہے، اور "یا" کو بسبب فتح ماقبل "الف" سے بدلتے ہیں، جیسے: يُذْعِي کہ اصل میں يُذْعُو تھا، اور يُوضِي کہ اصل میں يُوضُو تھا۔

قاعدہ ۳ جو "الف"، "واو" اور "یا" کہ آخر میں ہو، وہ وقف اور جزم کی حالت میں گر جاتا ہے، جیسے: لَمْ يَخْشَ، لَمْ يَرَمْ، لَمْ يَذْغُ کہ اصل میں لَمْ يَخْشِي، لَمْ يَرْمِي، لَمْ يَذْعُو تھا۔

قاعدہ ۴ جو "واو" اسم فاعل کے آخر میں ہو، اور اس سے پہلے کسرہ ہو، وہ "واو"، "یا" ہو کر گر پڑتا ہے، جیسے: دَاعٍ کہ اصل میں دَاعُو تھا، اور اگر "یا" ہو تو وہ بھی گر جاتی ہے، جیسے: زَامٍ کہ اصل میں زَامِي تھا۔

قاعدہ ۵ جو "واو" اور "یا" ایک جگہ جمع ہوں، اور ان میں سے پہلا ساکن ہو تو اس "واو" کو "یا" سے بدل کر "یا" میں ادغام کرتے ہیں، جیسے: مَرْمِي کہ اصل میں مَرْمُوي تھا۔

قاعدہ ۶ جو "واو" اسم کے آخر میں ضمہ کے بعد واقع ہو تو اس ضمہ کو کسرہ سے، اور "واو" کو "یا" سے بدل دیتے ہیں، اور "یا" کو ساکن کر کے گرا دیتے ہیں، جیسے: تَلْقِي کہ اصل میں تَلْقُو تھا۔

| | | |
|---|------|---|
| دَعَا يَذْعُو ذُعُو فَهُوَ ذَاعٌ وَذُعِي يُذْعِي ذُعُو فَهُوَ | صرف | ۱ |
| مَذْعُو الْأَمْرُ مِنْهُ أذْعُ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَذْعُ. | صغیر | |

۱۔ اور "یا" کی نسبت سے ماقبل کو کسرہ دیتے ہیں۔ ۲۔ بسبب اجتماع سائن درمیان "یا" و تین کے۔

| | | |
|--|-------------|---|
| رضی یَرْضی رَضوانا فهو راضٍ ورضی یَرْضی رَضوانا فهو مُرضٍ الأمر منه اَرْض والنهی عنه لا تَرْض. | صرف صعیر | ۲ |
| رمی یَرْمی رَمیا فهو رامٍ ورمی یَرْمی رَمیا فهو مَرْمٍ الأمر منه اَرَم والنهی عنه لا تَرَم. | صرف صعیر | ۳ |
| تَلَقّی یَتَلَقّی تَلَقّیا فهو مُتَلَقٍ وَتَلَقّی یَتَلَقّی تَلَقّیا فهو مُتَلَقّی الأمر منه تَلَق والنهی عنه لا تَتَلَق. | صرف صعیر | ۴ |

اب بعض ابواب کی پوری گردان یعنی "صرف" یہ "نہی" جاتی ہے، تاکہ صیغوں کی بدلی ہوئی صورتیں اچھی طرح معلوم ہو جائیں، گردانوں کے بعد ضروری تعلییں بھی لکھی جائیں گی۔

صرفِ بَیرِ اجوفِ واوی

از باب نصر یَنْصُرُ: الْقَوْلُ (کہنا)

بحثِ ماضی مضارع و ثنی تا یدب "لن"

| تثنی | ماضی | ماضی | مضارع | مضارع | ثنی تا یدب |
|-----------------|-----------|-----------|------------|------------|----------------|
| یَنْصُرُ | مَعْرُوف | مَجْهُول | مَعْرُوف | مَضَارِع | ثنی تا یدب |
| واحد مذکر غائب | قَالَ | قِيلَ | يَقُولُ | يُقَالُ | لَنْ يَقُولَ |
| ثثنیہ مذکر غائب | قَالَا | قِيلَا | يَقُولَانِ | يُقَالَانِ | لَنْ يَقُولَا |
| جمع مذکر غائب | قَالُوا | قِيلُوا | يَقُولُونَ | يُقَالُونَ | لَنْ يَقُولُوا |
| واحد مؤنث غائب | قَالَتْ | قِيلَتْ | تَقُولُ | تُقَالُ | لَنْ تَقُولَ |
| ثثنیہ مؤنث غائب | قَالَتَا | قِيلَتَا | تَقُولَانِ | تُقَالَانِ | لَنْ تَقُولَا |
| جمع مؤنث غائب | قَالْنَ | قِيلْنَ | يَقُولْنَ | يُقَالْنَ | لَنْ يَقُولْنَ |
| واحد مذکر حاضر | قُلْتُ | قُلْتَ | تَقُولُ | تُقَالُ | لَنْ تَقُولَ |
| ثثنیہ مذکر حاضر | قُلْتُمَا | قُلْتُمَا | تَقُولَانِ | تُقَالَانِ | لَنْ تَقُولَا |
| جمع مذکر حاضر | قُلْتُمْ | قُلْتُمْ | تَقُولُونَ | تُقَالُونَ | لَنْ تَقُولُوا |
| واحد مؤنث حاضر | قُلْتُ | قُلْتَ | تَقُولِينَ | تُقَالِينَ | لَنْ تَقُولِي |
| ثثنیہ مؤنث حاضر | قُلْتُمَا | قُلْتُمَا | تَقُولَانِ | تُقَالَانِ | لَنْ تَقُولَا |
| جمع مؤنث حاضر | قُلْتُنَّ | قُلْتُنَّ | تَقُولْنَ | تُقَالْنَ | لَنْ تَقُولْنَ |
| واحد مذکر ماضی | قُلْتُ | قُلْتَ | أَقُولُ | أُقَالُ | لَنْ أَقُولَ |
| ثثنیہ مذکر ماضی | قُلْنَا | قُلْنَا | نَقُولُ | نُقَالُ | لَنْ نَقُولَ |

بحث فی جَد ب "لَمْ" و اِم تَا کید با فون تَا کید تَمید و خفیفہ

| صیغہ | نہ | نہ | مَتَا کید | مَتَا کید | مَتَا کید | مَتَا کید |
|----------------|----------------|----------------|----------------|----------------|----------------|----------------|
| معروف | لَمْ | لَمْ | مَعْرُوف | مَعْرُوف | مَعْرُوف | مَعْرُوف |
| مَجْہُول | لَمْ | لَمْ | مَجْہُول | مَجْہُول | مَجْہُول | مَجْہُول |
| لَمْ یَقُلْ | لَمْ یَقُلْ | لَمْ یَقُلْ | لَمْ یَقُلْ | لَمْ یَقُلْ | لَمْ یَقُلْ | لَمْ یَقُلْ |
| لَمْ یَقُولَا | لَمْ یَقُولَا | لَمْ یَقُولَا | لَمْ یَقُولَا | لَمْ یَقُولَا | لَمْ یَقُولَا | لَمْ یَقُولَا |
| لَمْ یَقُولُوا | لَمْ یَقُولُوا | لَمْ یَقُولُوا | لَمْ یَقُولُوا | لَمْ یَقُولُوا | لَمْ یَقُولُوا | لَمْ یَقُولُوا |
| لَمْ تُقُلْ | لَمْ تُقُلْ | لَمْ تُقُلْ | لَمْ تُقُلْ | لَمْ تُقُلْ | لَمْ تُقُلْ | لَمْ تُقُلْ |
| لَمْ تُقُولَا | لَمْ تُقُولَا | لَمْ تُقُولَا | لَمْ تُقُولَا | لَمْ تُقُولَا | لَمْ تُقُولَا | لَمْ تُقُولَا |
| لَمْ یُقُلْ | لَمْ یُقُلْ | لَمْ یُقُلْ | لَمْ یُقُلْ | لَمْ یُقُلْ | لَمْ یُقُلْ | لَمْ یُقُلْ |
| لَمْ تُقُلْ | لَمْ تُقُلْ | لَمْ تُقُلْ | لَمْ تُقُلْ | لَمْ تُقُلْ | لَمْ تُقُلْ | لَمْ تُقُلْ |
| لَمْ تُقُولَا | لَمْ تُقُولَا | لَمْ تُقُولَا | لَمْ تُقُولَا | لَمْ تُقُولَا | لَمْ تُقُولَا | لَمْ تُقُولَا |
| لَمْ تُقُولُوا | لَمْ تُقُولُوا | لَمْ تُقُولُوا | لَمْ تُقُولُوا | لَمْ تُقُولُوا | لَمْ تُقُولُوا | لَمْ تُقُولُوا |
| لَمْ تُقُولِي | لَمْ تُقُولِي | لَمْ تُقُولِي | لَمْ تُقُولِي | لَمْ تُقُولِي | لَمْ تُقُولِي | لَمْ تُقُولِي |
| لَمْ تُقُولَا | لَمْ تُقُولَا | لَمْ تُقُولَا | لَمْ تُقُولَا | لَمْ تُقُولَا | لَمْ تُقُولَا | لَمْ تُقُولَا |
| لَمْ تُقُلْنِ | لَمْ تُقُلْنِ | لَمْ تُقُلْنِ | لَمْ تُقُلْنِ | لَمْ تُقُلْنِ | لَمْ تُقُلْنِ | لَمْ تُقُلْنِ |
| لَمْ أَقُلْ | لَمْ أَقُلْ | لَمْ أَقُلْ | لَمْ أَقُلْ | لَمْ أَقُلْ | لَمْ أَقُلْ | لَمْ أَقُلْ |
| لَمْ نُقُلْ | لَمْ نُقُلْ | لَمْ نُقُلْ | لَمْ نُقُلْ | لَمْ نُقُلْ | لَمْ نُقُلْ | لَمْ نُقُلْ |

مذکر و مؤنث متکلم

بحث امر

| صیغہ | امر معروف | مر مجهول | امر معروف | مر مجهول | امر معروف | مر مجهول |
|------------------|--------------|--------------|---------------|---------------|--------------|--------------|
| | | | باتون ثقیله | باتون ثقیله | باتون خفیفه | باتون خفیفه |
| واحد مذکر غائب | لِیَقُلْ | لِیَقُلْ | لِیَقُولَنَّ | لِیَقُولَنَّ | لِیَقُولَنَّ | لِیَقُولَنَّ |
| ثانیہ مذکر غائب | لِیَقُولَا | لِیَقُولَا | لِیَقُولَانَّ | لِیَقُولَانَّ | -- | -- |
| جمع مذکر غائب | لِیَقُولُوا | لِیَقُولُوا | لِیَقُولُنَّ | لِیَقُولُنَّ | لِیَقُولُنَّ | لِیَقُولُنَّ |
| واحد مؤنث غائب | لَتَقُلْ | لَتَقُلْ | لَتَقُولَنَّ | لَتَقُولَنَّ | لَتَقُولَنَّ | لَتَقُولَنَّ |
| ثانیہ مؤنث غائب | لَتَقُولَا | لَتَقُولَا | لَتَقُولَانَّ | لَتَقُولَانَّ | -- | -- |
| جمع مؤنث غائب | لَتَقُولُنَّ | لَتَقُولُنَّ | لَتَقُولَنَّ | لَتَقُولَنَّ | -- | -- |
| واحد مذکر حاضر | قُلْ | قُلْ | قُولَنَّ | قُولَنَّ | قُولَنَّ | قُولَنَّ |
| ثانیہ مذکر حاضر | قُولَا | قُولَا | قُولَانَّ | قُولَانَّ | -- | -- |
| جمع مذکر حاضر | قُولُوا | قُولُوا | قُولُنَّ | قُولُنَّ | قُولُنَّ | قُولُنَّ |
| واحد مؤنث حاضر | قُولِي | قُولِي | قُولَنَّ | قُولَنَّ | قُولَنَّ | قُولَنَّ |
| ثانیہ مؤنث حاضر | قُولَا | قُولَا | قُولَانَّ | قُولَانَّ | -- | -- |
| جمع مؤنث حاضر | قُولُنَّ | قُولُنَّ | قُولَانَّ | قُولَانَّ | -- | -- |
| واحد مذکر متکلم | لَأَقُلْ | لَأَقُلْ | لَأَقُولَنَّ | لَأَقُولَنَّ | لَأَقُولَنَّ | لَأَقُولَنَّ |
| ثانیہ مذکر متکلم | لَتَقُلْ | لَتَقُلْ | لَتَقُولَنَّ | لَتَقُولَنَّ | لَتَقُولَنَّ | لَتَقُولَنَّ |

بحث اسم فاعل و اسم مفعول

| صیغہ | واحدہ | ثانیہ | جمعہ | تثنیہ | ثانیہ | تثنیہ |
|-------|---------|------------|------------|--------------|------------|------------|
| فعل | قَاتِلٌ | قَاتِلَانِ | قَاتِلُونَ | قَاتِلَتَانِ | قَاتِلَاتٌ | قَاتِلَاتٌ |
| مفعول | مَقُولٌ | مَقُولَانِ | مَقُولُونَ | مَقُولَتَانِ | مَقُولَاتٌ | مَقُولَاتٌ |

تعلیمات

قال اصل میں قول تھا، ”واو“ متحرک ہے اور اس سے پہلا حرف مفتوح ہے، ”واو“ کو ”الف“ سے بدل دیا قال ہو گیا، یہی تعیل **قالا**، **قالوا**، **قالت**، **قالتا** میں جاری ہوگی۔

قلن اصل میں قولن تھا، ”واو“ متحرک ہے اور اس سے پہلا حرف مفتوح ہے، ”واو“ کو ”الف“ سے بدل دیا قلن ہوا، دوساکن ”لام“ و ”الف“ جمع ہوئے ”الف“ کو گرا دیا قلن ہوا، پھر ”قاف“ کے فتح کو ضمتہ سے بدلاتا کہ معلوم ہو کہ جو حرف گرایا گیا ہے وہ ”واو“ تھا نہ ”یا“، قلن ہو گیا۔

قل اصل میں قول (بروزن نصر) تھا، کسرہ ”واو“ پر دشوار تھا، اس لیے پہلے حرف ”قاف“ کی حرکت دور کر کے ”واو“ کا کسرہ اس کو دے دیا، قول ہو گیا، پھر ”واو“ ساکن، اس سے پہلے کسور، ”واو“ کو ”یا“ سے بدل دیا، قیل ہو گیا۔

قلن (ماضی مجہول) اصل میں قولن (بروزن نصر) تھا، ”قاف“ کی حرکت دور کر کے ”واو“ کا کسرہ اس کو دیا، قولن ہوا، دوساکن جمع ہوئے ”واو“ اور ”لام“، ”واو“ کو گرا دیا قلن ہوا، پھر ”قاف“ کے کسرہ کو ضمتہ سے بدلاتا کہ معلوم ہو کہ جو حرف گرایا ہے وہ ”واو“ تھا، قلن ہو گیا۔

یَقُولُ اصل میں **یَقُولُ** تھا، ”واو“ کا ضمہ نقل کر کے ”قاف“ کو دیا، **یَقُولُ** ہو گیا۔
یَقُولُ اصل میں **یَقُولُ** تھا، ”واو“ کا فتح نقل کر کے ”قاف“ کو دیا، پھر ”واو“ اصل میں متحرک تھا، اب اس سے پہلے مفتوح ہوا، ”واو“ کو ”الف“ سے بدل دیا، **یَقُولُ** ہو گیا۔
لَمْ يَقُلْ اصل میں **لَمْ يَقُولُ** تھا، اور **لَقُلْ** (امر غائب معروف) اصل میں **لَيَقُولُ** تھا، اور **لَا تَقُلْ** (نہی حاضر معروف) اصل میں **لَا تَقُولُ** تھا، ان سب صیغوں میں ”واو“ کا ضمہ ”قاف“ کو دے دیا، دو ساکن ”واو“ اور ”لام“ جمع ہوئے ”واو“ کو گرا دیا، **لَمْ يَقُلْ**، **لَا تَقُلْ** ہو گیا۔

قُلْ (امر حاضر معروف) اصل میں **أَقُولُ** تھا، ”واو“ کا ضمہ نقل کرنے کے بعد ”واو“ کو گرا دیا، **أَقُلْ** ہو گیا، اب فاکلمہ متحرک ہونے کی وجہ سے ”ہمزہ وصل“ کی ضرورت نہ رہی، اس کو بھی گرا دیا، **قُلْ** رہ گیا۔

قُلْ (امر حاضر جمع مؤنث) اصل میں **أَقُولُنَّ** تھا، تعلیل ظاہر ہے۔

قَالُوا (اسم فاعل) اصل میں **قَالُوا** تھا، ”واو“ کا ضمہ نقل کر کے ”قاف“ کو دیا، دو ”واو“ ساکن جمع ہوئے، ایک ”واو“ کو گرا دیا، **قَالُوا** ہو گیا۔

صرف کبیر اجوف یائی

از باب ضرب یَضْرِبُ: اَلْبَيْعُ (بیچنا)

بحث ماضی و مضارع و نفی تا سید ب "لَنْ"

| صیغہ | ماضی | ماضی | مضارع | مضارع | نفی تا سید | نفی تا سید |
|----------------------|----------|-----------|------------|------------|----------------|----------------|
| | معروف | مجهول | معروف | مجهول | معروف | مجهول |
| واحد مذکر غائب | بَاعَ | بِيعَ | يَبِيعُ | يُبِيعُ | لَنْ يَبِيعَ | لَنْ يُبِيعَ |
| ثانیہ مذکر غائب | بَاعَا | بِيعَا | يَبِيعَانِ | يُبِيعَانِ | لَنْ يَبِيعَا | لَنْ يُبِيعَا |
| جمع مذکر غائب | بَاعُوا | بِيعُوا | يَبِيعُونَ | يُبِيعُونَ | لَنْ يَبِيعُوا | لَنْ يُبِيعُوا |
| واحد مؤنث غائب | بَاعَتْ | بِيعَتْ | تَبِيعُ | تُبِيعُ | لَنْ تَبِيعَ | لَنْ تُبِيعَ |
| ثانیہ مؤنث غائب | بَاعَتَا | بِيعَتَا | تَبِيعَانِ | تُبِيعَانِ | لَنْ تَبِيعَا | لَنْ تُبِيعَا |
| جمع مؤنث غائب | بِعْنَ | بِيعْنَ | يُبِعْنَ | يُبِعْنَ | لَنْ يُبِعْنَ | لَنْ يُبِعْنَ |
| واحد مذکر حاضر | بَعَتَ | بِيعَتَ | تَبِيعُ | تُبِيعُ | لَنْ تَبِيعَ | لَنْ تُبِيعَ |
| ثانیہ مذکر حاضر | بَعَتَا | بِيعَتَا | تَبِيعَانِ | تُبِيعَانِ | لَنْ تَبِيعَا | لَنْ تُبِيعَا |
| جمع مذکر حاضر | بَعَتُمْ | بِيعَتُمْ | تَبِيعُونَ | تُبِيعُونَ | لَنْ تَبِيعُوا | لَنْ تُبِيعُوا |
| واحد مؤنث حاضر | بَعَتِ | بِيعَتِ | تَبِيعِينَ | تُبِيعِينَ | لَنْ تَبِيعِي | لَنْ تُبِيعِي |
| ثانیہ مؤنث حاضر | بَعَتَا | بِيعَتَا | تَبِيعَانِ | تُبِيعَانِ | لَنْ تَبِيعَا | لَنْ تُبِيعَا |
| جمع مؤنث حاضر | بَعَتْنَ | بِيعَتْنَ | تَبِيعْنَ | تُبِيعْنَ | لَنْ تَبِيعْنَ | لَنْ تُبِيعْنَ |
| واحد مذکر ماضی مکمل | بَعَثَ | بِيعَثَ | أَبَاعَ | أُبِيعَ | لَنْ أَبَاعَ | لَنْ أُبِيعَ |
| ثانیہ مذکر ماضی مکمل | بَعَثَا | بِيعَثَا | أَبَاعَا | أُبِيعَا | لَنْ أَبَاعَا | لَنْ أُبِيعَا |

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

[illegible]

[illegible]

بحث اسم فاعل واسم مفعول

| صیغہ | اسم فاعل | اسم مفعول | جمع فاعل | جمع مفعول | جمع مفعول |
|------|----------|-----------|----------|-----------|-----------|
| بائع | بائع | بائع | بائعون | بائعون | بائعون |
| مبیع | مبیع | مبیع | مبیعون | مبیعون | مبیعون |

تفہیمات

بائع اصل میں بیع تھا، ”یا“ متحرک ہے اور اس سے پہلا حرف مفتوح ہے، ”یا“ کو ”الف“ سے بدل دیا، باع ہو گیا۔

بیع اصل میں بیع تھا، ”یا“ متحرک ہے اور اس سے پہلا حرف مفتوح ہے، ”یا“ کو ”الف“ سے بدل دیا، باع ہوا، دوساکن جمع ہوئے ”الف“ اور ”مین“، ”الف“ کو گرا دیا، بع ہوا، پھر ”با“ کے فتح کو کسرہ سے بدلاتا کہ معلوم ہو کہ جو حرف گرایا گیا ہے وہ ”یا“ تھا نہ کہ ”واو“، بع ہو گیا۔

بیع اصل میں بیع (بروزن ضرب) تھا، کسرہ ”یا“ پر دشوار تھا اس لیے اس سے پہلے حرف ”با“ کی حرکت دور کر کے ”یا“ کا کسرہ اس کو دے دیا، بیع ہو گیا۔

بیع (صیغہ جمع مؤنث غائب مجہول) اصل میں بیع تھا، ”با“ کی حرکت دور کر کے ”یا“ کا کسرہ اس کو دیا، بیع ہوا، دوساکن جمع ہوئے ”یا“ اور ”مین“، ”یا“ کو گرا دیا، بع ہو گیا۔

بیع اصل میں بیع تھا، ”یا“ کا فتح نقل کر کے ”با“ کو دے دیا، پھر ”یا“ اصل میں متحرک تھی، اب اس سے پہلے مفتوح ہوا، ”یا“ کو ”الف“ سے بدل دیا، بیع ہو گیا۔

لم یبع اصل میں لم یبع اور لم یبع (امر غائب معروف) اصل میں لم یبع اور لم یبع

(نہی حاضر معروف) اصل میں لا تبیع تھا، ان سب صیغوں میں ”یا“ کا کسرہ ”یا“ کو دیا، دوساکن جمع ہوئے ”یا“ کو گرا دیا۔

ج (امر حاضر معروف) اصل میں ابیع تھا، ”یا“ کا کسرہ ”یا“ کو دیا اور ”یا“ کو گرا دیا، ابیع ہو گیا، اب فاکلمہ متحرک ہونے کی وجہ سے ”ہمزہ وصل“ کی ضرورت نہ رہی، اس کو بھی گرا دیا، بع رہ گیا۔

ج (امر حاضر معروف صیغہ جمع مؤنث) اصل میں ابیعن تھا، تعلیل ظاہر ہے۔

ج (اسم فاعل) اصل میں بایع تھا، ”یا“ واقع ہوئی بعد ”الف زائدہ“ کے، اس کو ”ہمزہ“ سے بدل دیا، بانع ہو گیا۔

ج (اسم مفعول) اصل میں مبیوع تھا، ”یا“ کا ضمہ نقل کر کے ”با“ کو دیا مبیوع ہوا، دوساکن جمع ہوئے ”یا“ اور ”واو“، ”یا“ کو گرا دیا مبیوع ہوا، پھر اس کے ضمہ کو کسرہ سے بدلا، مبیوع ہوا، اب ”واو“ ساکن اس سے پہلے مکسور، ”واو“ کو ”یا“ سے بدلا، مبیع ہوا۔

ف م م یہ قاعدہ پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ جب ثلاثی مجرد کا مین کلمہ ”یا“ بسبب اجتماع سائنین گر جائے، تو فاکلمہ کو کسرہ دیتے ہیں، پس اسی قاعدہ کے مطابق مبیوع میں ”با“ کے ضمہ کو کسرہ سے بدلا۔

صرف کبیر اجوف واوی

از باب سمع یسمع: الخَوْف (ڈرنا)

بحث ماضی و مضارع و فی تائید "لن"

| صیغہ | ماضی | مضارع | ماضی | مضارع | فی تائید | فی تائید |
|----------------------------|-----------|-----------|------------|------------|----------------|----------------|
| | معروف | مجهول | مجهول | معروف | معروف | مجهول |
| واحد مذکر غائب | خاف | خِيفَ | يُخَافُ | يُخَافُ | لَنْ يُخَافَ | لَنْ يُخَافَ |
| ثانیہ مذکر غائب | خافا | خِيفَا | يُخَافَانِ | يُخَافَانِ | لَنْ يُخَافَا | لَنْ يُخَافَا |
| جمع مذکر غائب | خَافُوا | خِيفُوا | يُخَافُونَ | يُخَافُونَ | لَنْ يُخَافُوا | لَنْ يُخَافُوا |
| واحد مؤنث غائب | خافت | خِيفَتْ | تُخَافُ | تُخَافُ | لَنْ تُخَافَ | لَنْ تُخَافَ |
| ثانیہ مؤنث غائب | خافتا | خِيفَتَا | تُخَافَانِ | تُخَافَانِ | لَنْ تُخَافَا | لَنْ تُخَافَا |
| جمع مؤنث غائب | خَفْنَ | خِيفْنَ | يُخَفْنَ | يُخَفْنَ | لَنْ يُخَفْنَ | لَنْ يُخَفْنَ |
| واحد مذکر حاضر | حَفَّتْ | خَفَّتْ | تُحَافُ | تُحَافُ | لَنْ تُحَافَ | لَنْ تُحَافَ |
| ثانیہ مذکر حاضر | خَفْتُمَا | خَفْتُمَا | تُحَافَانِ | تُحَافَانِ | لَنْ تُحَافَا | لَنْ تُحَافَا |
| جمع مذکر حاضر | خَفْتُمْ | خَفْتُمْ | تُحَافُونَ | تُحَافُونَ | لَنْ تُحَافُوا | لَنْ تُحَافُوا |
| واحد مؤنث حاضر | خَفْتُ | خَفْتُ | تُحَافِينَ | تُحَافِينَ | لَنْ تُحَافِي | لَنْ تُحَافِي |
| ثانیہ مؤنث حاضر | خَفْتُمَا | خَفْتُمَا | تُحَافَانِ | تُحَافَانِ | لَنْ تُحَافَا | لَنْ تُحَافَا |
| جمع مؤنث حاضر | خَفْتُنَّ | خَفْتُنَّ | تُحَفْنَ | تُحَفْنَ | لَنْ تُحَفْنَ | لَنْ تُحَفْنَ |
| واحد مذکر مؤنث مکمل | خَفْتُ | خَفْتُ | أُخَافُ | أُخَافُ | لَنْ أُخَافَ | لَنْ أُخَافَ |
| ثانیہ و جمع مذکر مؤنث مکمل | خَفْنَا | خَفْنَا | نُخَافُ | نُخَافُ | لَنْ نُخَافَ | لَنْ نُخَافَ |

بکشت امر

| صیغہ | امر معروف | امر مجہول | امر معروف | امر مجہول | امر معروف | امر مجہول |
|----------------------|-------------|-------------|----------------|----------------|--------------|--------------|
| | | | با نون متعید | با نون متعید | با نون خفیفہ | با نون خفیفہ |
| واحد مذکر غائب | لِيُخَفِّ | لِيُخَفِّ | لِيُخَافَنَّ | لِيُخَافَنَّ | لِيُخَافُنْ | لِيُخَافُنْ |
| ثانیہ مذکر غائب | لِيُخَافَا | لِيُخَافَا | لِيُخَافَانِ | لِيُخَافَانِ | --- | --- |
| جمع مذکر غائب | لِيُخَافُوا | لِيُخَافُوا | لِيُخَافُوا | لِيُخَافُوا | لِيُخَافُنْ | لِيُخَافُنْ |
| واحد مؤنث غائب | لَتُخَفِّ | لَتُخَفِّ | لَتُخَافَنَّ | لَتُخَافَنَّ | لَتُخَافُنْ | لَتُخَافُنْ |
| ثانیہ مؤنث غائب | لَتُخَافَا | لَتُخَافَا | لَتُخَافَانِ | لَتُخَافَانِ | --- | --- |
| جمع مؤنث غائب | لِيُخَفَّنَ | لِيُخَفَّنَ | لِيُخَفَّنَانِ | لِيُخَفَّنَانِ | --- | --- |
| واحد مذکر حاضر | خَفِّ | خَفِّ | خَافَنَّ | خَافَنَّ | خَافُنْ | خَافُنْ |
| ثانیہ مذکر حاضر | خَافَا | خَافَا | خَافَانِ | خَافَانِ | --- | --- |
| جمع مذکر حاضر | خَافُوا | خَافُوا | خَافُوا | خَافُوا | خَافُنْ | خَافُنْ |
| واحد مؤنث حاضر | خَافِي | خَافِي | خَافِي | خَافِي | خَافُنْ | خَافُنْ |
| ثانیہ مؤنث حاضر | خَافَا | خَافَا | خَافَانِ | خَافَانِ | --- | --- |
| جمع مؤنث حاضر | خَفَّنَ | خَفَّنَ | خَفَّنَانِ | خَفَّنَانِ | --- | --- |
| واحد مذکر غائب متکلم | لَاُخَفِّ | لَاُخَفِّ | لَاُخَافَنَّ | لَاُخَافَنَّ | لَاُخَافُنْ | لَاُخَافُنْ |
| ثانیہ جمع | لَنُخَفِّ | لَنُخَفِّ | لَنُخَافَنَّ | لَنُخَافَنَّ | لَنُخَافُنْ | لَنُخَافُنْ |
| مذکر مؤنث متکلم | | | | | | |

بحث فی

[illegible]

بحث اسم فاعل واسم مفعول

| صیغہ | واحد مذکر | ثنیہ مذکر | جمع مذکر | واحد مؤنث | ثنیہ مؤنث | جمع مؤنث |
|-----------|-----------|-----------|----------|-----------|-----------|----------|
| اسم فاعل | خائف | خائفان | خائفون | خائفة | خائفتان | خائفات |
| اسم مفعول | مخوف | مخوفان | مخوفون | مخوفة | مخوفتان | مخوفات |

تعلیلات

حاف اصل میں خوف تھا، ”واو“ متحرک ہے، اس سے پہلے مفتوح ہے، ”واو“ کو ”الف“ سے بدل دیا، خاف ہو گیا، یہی تعلیل **خافا، حافوا، حافت، حافتا** میں جاری ہوگی۔

حف اصل میں خوفن تھا، ”واو“ متحرک ہے، اس سے پہلے مفتوح ہے، ”واو“ کو ”الف“ سے بدل دیا، خافن ہو گیا، دوساکن جمع ہوئے، ”الف“ کو گرا دیا، خفن ہوا، ”خا“ کے فتح کو کسرہ سے بدلا، تاکہ معلوم ہو کہ جو ”واو“ گرایا گیا ہے وہ مکسور تھا۔

حیف اصل میں خوف (بروزن سماع) تھا، کسرہ ”واو“ پر دشوار تھا، اس لیے پہلے حرف ”خا“ کی حرکت دور کر کے ”واو“ کا کسرہ اس کو دے دیا، خوف ہوا، اب ”واو“ ساکن، ماقبل اس کے مکسور، ”واو“ کو ”یا“ سے بدل دیا، خیف ہو گیا۔

حف (صیغہ مجہول) اصل میں خوفن تھا، کسرہ ”واو“ پر دشوار تھا، اس لیے پہلے حرف ”خا“ کا ضمہ دور کر کے ”واو“ کا کسرہ اس کو دیا، خوفن ہوا، دوساکن جمع ہوئے، ”واو“ کو گرا دیا، خفن ہو گیا۔

یحاف اصل میں یخوف تھا، ”واو“ کا فتح نقل کر کے ”خا“ کو دیا، ”واو“ اصل میں متحرک تھا، اب اس سے پہلے مفتوح ہوا، ”واو“ کو ”الف“ سے بدل دیا، یخاف ہو گیا۔

سحف (امر نائب معروف) اصل میں لیخوف تھا، اور لا سحف (نہی حاضر معروف) اصل میں لا تخوف تھا، ”واو“ کا فتح نقل کر کے پہلے حرف کو دیا، دوسرا کن جمع ہوئے ”واو“ اور ”فا“، ”واو“ کو گرا دیا۔

حف (امر حاضر معروف) اصل میں اخوف تھا، ”واو“ کا فتح ”خا“ کو دیا، اور ”واو“ کو گرا دیا، اخف ہوا، اب فاکلمہ متحرک ہونے کی وجہ سے ”ہمزہ وصل“ کی ضرورت نہ رہی، اس کو بھی گرا دیا، خف ہو گیا۔

حفس (امر حاضر صیغہ جمع مؤنث) اصل میں اخوفن تھا، تعلیل ظاہر ہے۔

حائف (اسم فاعل) اصل میں خاوف تھا، ”واو“ کو ”ہمزہ“ سے بدلا مثل قائل کے۔

مخوف (اسم مفعول) میں مثل مقوٰی کے تعلیل ہوئی۔

باب افعال

| | | |
|---|------|--------------------------------|
| أَقَامَ يَقِمْ إِقَامَةً فَهُوَ مُقِمٌّ وَأَقِيمَ يُقَامُ إِقَامَةً | صرف | آجوب وادی |
| فَهُوَ مُقَامٌ الْأَمْرُ مِنْهُ أَقِمِ وَالْهْيَ عَنْهُ لَا تُقِمِ. | صغیر | الإقامة (کھڑا ہونا، کھڑا کرنا) |

اصل اس کی یہ ہے: أَقُومُ يَقُومُ إِقْوَامًا فَهُوَ مُقُومٌ وَأُقُومُ يَقُومُ إِقْوَامًا فَهُوَ مُقُومٌ
الْأَمْرُ مِنْهُ أَقُومُ وَالْهْيَ عَنْهُ لَا تُقُومُ.

| | | |
|---|------|-----------------|
| أَطَارَ يُطِيرُ إِطَارَةً فَهُوَ مُطِيرٌ وَأُطِيرَ يُطَارُ | صرف | آجوب وادی |
| إِطَارَةً فَهُوَ مُطَارٌ الْأَمْرُ مِنْهُ أَطِرْ وَالْهْيَ عَنْهُ لَا تُطِرْ. | صغیر | الإطارة (اڑانا) |

اصل اس کی یہ ہے: أَطِيرُ يُطِيرُ إِطْيَارًا فَهُوَ مُطِيرٌ وَأُطِيرُ يُطِيرُ إِطْيَارًا فَهُوَ مُطِيرٌ
الْأَمْرُ مِنْهُ أَطِيرُ وَالْهْيَ عَنْهُ لَا تُطِيرُ.

باب استفعال

| | | |
|---|------|-----------------------|
| أَسْتَعَانَ يَسْتَعِينُ اسْتِعَانَةً فَهُوَ مُسْتَعِينٌ | صرف | آجوب وادی |
| وَأُسْتَعِينُ يَسْتَعَانُ اسْتِعَانَةً فَهُوَ مُسْتَعَانٌ | صغیر | الاستعانة (مدد چاہنا) |
| الْأَمْرُ مِنْهُ اسْتَعَنْ وَالْهْيَ عَنْهُ لَا تَسْتَعَنْ. | | |

اصل اس کی یہ ہے: اسْتَعُونُ يَسْتَعُونُ اسْتِعْوَانًا فَهُوَ مُسْتَعُونٌ وَأُسْتَعُونُ
يَسْتَعُونُ اسْتِعْوَانًا فَهُوَ مُسْتَعُونٌ الْأَمْرُ مِنْهُ اسْتَعُونُ وَالْهْيَ عَنْهُ لَا تَسْتَعُونُ.

۱۔ اِقْوَامًا میں "اوا" کا فتنہ "قاف" کو دیا، اب اس سے پہلے مفتوح ہوا، "اوا" کو "الف" سے بدل اور اچھڑ

ساکھین کی وجہ سے ایک الف کو گرا دیا اور اس کے عوض "ق" آخر میں اب اقامۃ ہو گیا۔

| | | |
|-----------|-----|--|
| اجوف یائی | صرف | اَسْتَخَارَ يَسْتَخِيرُ اسْتِخَارَةً فَهُوَ مُسْتَخِيرٌ وَأَسْتَخِيرُ يَسْتَخَارُ اسْتِخَارَةً فَهُوَ مُسْتَخَارٌ الْأَمْرُ مِنْهُ اسْتَخِرْ وَالنَهْيُ عَنْهُ لَا تَسْتَخِرْ. |
|-----------|-----|--|

اصل اس کی یہ ہے: اسْتَخِيرَ يَسْتَخِيرُ اسْتِخَارًا فَهُوَ مُسْتَخِيرٌ وَأَسْتَخِيرُ يَسْتَخَارُ اسْتِخَارًا فَهُوَ مُسْتَخَارٌ الْأَمْرُ مِنْهُ اسْتَخِرْ وَالنَهْيُ عَنْهُ لَا تَسْتَخِرْ.

باب افعال

| | | |
|-----------|-----|---|
| اجوف واوی | صرف | اجْتَابَ يَجْتَابُ اجْتِيَابًا فَهُوَ مُجْتَابٌ وَأُجْتِيبُ يُجْتَابُ اجْتِيَابًا فَهُوَ مُجْتَابٌ الْأَمْرُ مِنْهُ اجْتِبْ وَالنَهْيُ عَنْهُ لَا تَجْتِبْ. |
|-----------|-----|---|

اصل اس کی یہ ہے: اجْتَابَ يَجْتَابُ اجْتِيَابًا فَهُوَ مُجْتَابٌ وَأُجْتِيبُ يُجْتَابُ اجْتِيَابًا فَهُوَ مُجْتَابٌ الْأَمْرُ مِنْهُ اجْتِبْ وَالنَهْيُ عَنْهُ لَا تَجْتِبْ.

| | | |
|-----------|-----|---|
| اجوف یائی | صرف | اخْتَارَ يَخْتَارُ اخْتِيَارًا فَهُوَ مُخْتَارٌ وَأُخْتِيرُ يُخْتَارُ اخْتِيَارًا فَهُوَ مُخْتَارٌ الْأَمْرُ مِنْهُ اخْتِرْ وَالنَهْيُ عَنْهُ لَا تَخْتِرْ. |
|-----------|-----|---|

اصل اس کی یہ ہے: اخْتِيرَ يَخْتِيرُ اخْتِيَارًا فَهُوَ مُخْتِيرٌ وَأُخْتِيرُ يُخْتَارُ اخْتِيَارًا فَهُوَ مُخْتِيرٌ الْأَمْرُ مِنْهُ اخْتِرْ وَالنَهْيُ عَنْهُ لَا تَخْتِرْ.

۱۔ اُخْتِيرُ اصل میں اُخْتِيرَ تھا، کہ وہ "یا" بعد ضم کے ثقیل تھا، نقل کر کے ماقل کو دیا، بعد دور رہنے حرکت ماقل کے، اُخْتِيرَ ہوا۔ "تائے افعال" کی وجہ سے ضم "ہمزہ" کو کہہ سے بدل دیا، کیونکہ "ہمزہ" کی حرکت ماضی مجہول میں "تائے افعال" کے تابع ہوتی ہے۔

باب افعال

| | | |
|--|------|------------------------------|
| انْقَادَ يَنْقَادُ انْقِيَادًا فَهُوَ مُنْقَادٌ الْأَمْرُ مِنْهُ | صرف | اجوف یائی |
| انْقَذَ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَنْقُذُ. | صغیر | الانْقِيَادُ (تابع دار ہوتا) |

اصل اس کی یہ ہے: اِنْقَوْدَ يَنْقَوْدُ اِنْقَوَادًا فَهُوَ مُنْقَوْدٌ الْأَمْرُ مِنْهُ اِنْقَوْدُ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَنْقَوْدُ.

| | | |
|---|------|----------------------------|
| اِنْقَاضَ يَنْقَاضُ اِنْقِيَاضًا فَهُوَ مُنْقَاضٌ الْأَمْرُ مِنْهُ اِنْقَاضُ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَنْقُضُ. | صرف | اجوف یائی |
| | صغیر | الانْقِيَاضُ (دیوار پھٹنا) |

اصل اس کی یہ ہے: اِنْقِیْضَ يَنْقِیْضُ اِنْقِيَاضًا فَهُوَ مُنْقِیْضٌ الْأَمْرُ مِنْهُ اِنْقِیْضُ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَنْقِیْضُ.

تنبیہ: ان ابواب میں مثل قَالَ يَقُولُ، بَاعَ يَبِيعُ، خَافَ يَخَافُ کے تعلیل ہوئی۔

صرف کبیر ناقص واوی

از باب نصر ينضِرُ: الدَّعْوَةُ (بلان)

جست‌هاشی و مندرج‌هاشی تا یید به "لن"

| تصغیر | هاشی | هاشی | مضارع | مضارع | لفظی تاکید | نقص |
|--------------|--------------|--------------|-------------|-------------|-----------------|-----------------|
| دَعَا | دُعَا | دُعِي | يَدْعُو | يُدْعَى | لَنْ يَدْعُو | لَنْ يُدْعَى |
| دَعَا | دُعَا | دُعَا | يَدْعُوَانِ | يُدْعَيَانِ | لَنْ يَدْعُوَا | لَنْ يُدْعَيَا |
| دَعَا | دُعَا | دُعَا | يَدْعُونَ | يُدْعَوْنَ | لَنْ يَدْعُوَا | لَنْ يُدْعَيَا |
| دَعَتْ | دُعَتْ | دُعِثْ | تَدْعُو | تُدْعَى | لَنْ تَدْعُو | لَنْ تُدْعَى |
| دَعَتْ | دُعَتْ | دُعِثَا | تَدْعُوَانِ | تُدْعَيَانِ | لَنْ تَدْعُوَا | لَنْ تُدْعَيَا |
| دَعَوْنِ | دُعَوْنِ | دُعِينِ | يَدْعُونَ | يُدْعَيْنِ | لَنْ يَدْعُونِ | لَنْ يُدْعَيْنِ |
| دَعَوْتُ | دُعَوْتُ | دُعِثْتُ | تَدْعُو | تُدْعَى | لَنْ تَدْعُو | لَنْ تُدْعَى |
| دَعَوْتُمَا | دُعَوْتُمَا | دُعِثْتُمَا | تَدْعُوَانِ | تُدْعَيَانِ | لَنْ تَدْعُوَا | لَنْ تُدْعَيَا |
| دَعَوْتُهُمْ | دُعَوْتُهُمْ | دُعِثْتُهُمْ | تَدْعُونِ | تُدْعَوْنَ | لَنْ تَدْعُوَا | لَنْ تُدْعَيَا |
| دَعَوْتُ | دُعَوْتُ | دُعِثْتُ | تَدْعِينِ | تُدْعَيْنِ | لَنْ تَدْعَيْنِ | لَنْ تُدْعَيْنِ |
| دَعَوْتُمَا | دُعَوْتُمَا | دُعِثْتُمَا | تَدْعُوَانِ | تُدْعَيَانِ | لَنْ تَدْعُوَا | لَنْ تُدْعَيَا |
| دَعَوْتُنِ | دُعَوْتُنِ | دُعِثْتُنِ | تَدْعُونِ | تُدْعَوْنَ | لَنْ تَدْعُونِ | لَنْ تُدْعَيْنِ |
| دَعَوْتُ | دُعَوْتُ | دُعِثْتُ | أَدْعُو | أُدْعَى | لَنْ أَدْعُو | لَنْ أُدْعَى |
| دَعَوْنَا | دُعَوْنَا | دُعِينَا | نَدْعُو | نُدْعَى | لَنْ نَدْعُو | لَنْ نُدْعَى |

بحث نهم

| صیغه | نمی معرف | نمی نس | نمی معرف | نمی نس | نمی معرف | نمی نس |
|------------|---------------|---------------|---------------|---------------|---------------|---------------|
| | | | باقون ثقیله | باقون ثقیله | باقون ثقیله | باقون ثقیله |
| واحد مذکر | لا یَدْعُ | لا یَدْعُ | لا یَدْعُوْنَ | لا یَدْعُوْنَ | لا یَدْعُوْنَ | لا یَدْعُوْنَ |
| ثانیه مذکر | لا یَدْعُوا | لا یَدْعُوا | لا یَدْعُوْنَ | لا یَدْعُوْنَ | لا یَدْعُوْنَ | لا یَدْعُوْنَ |
| ثالثه مذکر | لا یَدْعُوا | لا یَدْعُوا | لا یَدْعُوْنَ | لا یَدْعُوْنَ | لا یَدْعُوْنَ | لا یَدْعُوْنَ |
| واحد مؤنث | لا تَدْعُ | لا تَدْعُ | لا تَدْعُوْنَ | لا تَدْعُوْنَ | لا تَدْعُوْنَ | لا تَدْعُوْنَ |
| ثانیه مؤنث | لا تَدْعُوا | لا تَدْعُوا | لا تَدْعُوْنَ | لا تَدْعُوْنَ | لا تَدْعُوْنَ | لا تَدْعُوْنَ |
| ثالثه مؤنث | لا یَدْعُوْنَ | لا یَدْعُوْنَ | لا یَدْعُوْنَ | لا یَدْعُوْنَ | لا یَدْعُوْنَ | لا یَدْعُوْنَ |
| واحد مذکر | لا تَدْعُ | لا تَدْعُ | لا تَدْعُوْنَ | لا تَدْعُوْنَ | لا تَدْعُوْنَ | لا تَدْعُوْنَ |
| ثانیه مذکر | لا تَدْعُوا | لا تَدْعُوا | لا تَدْعُوْنَ | لا تَدْعُوْنَ | لا تَدْعُوْنَ | لا تَدْعُوْنَ |
| ثالثه مذکر | لا تَدْعُوا | لا تَدْعُوا | لا تَدْعُوْنَ | لا تَدْعُوْنَ | لا تَدْعُوْنَ | لا تَدْعُوْنَ |
| واحد مؤنث | لا تَدْعُ | لا تَدْعُ | لا تَدْعُوْنَ | لا تَدْعُوْنَ | لا تَدْعُوْنَ | لا تَدْعُوْنَ |
| ثانیه مؤنث | لا تَدْعُوا | لا تَدْعُوا | لا تَدْعُوْنَ | لا تَدْعُوْنَ | لا تَدْعُوْنَ | لا تَدْعُوْنَ |
| ثالثه مؤنث | لا تَدْعُوْنَ | لا تَدْعُوْنَ | لا تَدْعُوْنَ | لا تَدْعُوْنَ | لا تَدْعُوْنَ | لا تَدْعُوْنَ |
| واحد مذکر | لا اَدْعُ | لا اَدْعُ | لا اَدْعُوْنَ | لا اَدْعُوْنَ | لا اَدْعُوْنَ | لا اَدْعُوْنَ |
| ثانیه مذکر | لا تَدْعُ | لا تَدْعُ | لا تَدْعُوْنَ | لا تَدْعُوْنَ | لا تَدْعُوْنَ | لا تَدْعُوْنَ |

بحث اسم فاعل واسم مفعول

| صیغہ | واحد مذکر | ثنیہ مذکر | جمع مذکر | واحد مؤنث | ثنیہ مؤنث | جمع مؤنث |
|-----------|-----------|-----------|----------|-----------|-----------|----------|
| اسم فاعل | ذاع | ذاعیان | ذاعون | ذاعیۃ | ذاعیتان | ذاعیات |
| اسم مفعول | مدعُو | مدعوان | مدعؤون | مدعُوۃ | مدعوتان | مدعوات |

تحدیثات

دعا اصل میں دَعُو تھا، ”واو“ متحرک اس سے پہلے مفتوح، ”واو“ کو ”الف“ سے بدلا دعا ہو گیا، دَعُوا میں بسبب ثنیہ کے سلامت رہا۔

دَعُوا (صیغہ جمع مذکر غائب) اصل میں دَعُوُوا (بروزن نصرُوا) تھا، پہلے ”واو“ کو ”الف“ کیا، پھر ”الف“ کو اجتماع ساکنین سے گرا دیا، دَعُوا رہ گیا۔

دَعِ اصل میں دعوت تھا، ”واو“، ”الف“ ہو کر اجتماع ساکنین سے گر گیا، دَعْتُ رہ گیا۔

دَعِ اصل میں دَعُوْنَا تھا، ”واو“، ”الف“ ہو کر اجتماع ساکنین سے گر گیا، ”تا“ ظہر میں متحرک ہے اور حقیقت میں ساکن ہے، صرف ”الف ثنیہ“ کی وجہ سے اس کو فتح دیا گیا۔

دَعُوا سے آخر تک سب صیغے اپنی اصل پر ہیں۔

دَعِی اصل میں دَعُو تھا، ”واو“ کو ”یا“ سے بدلا دَعِیُوا ہوا، اس کو ”یا“ سے بدلا دَعِی ہو گیا۔

دَعُوا اصل میں دَعُوُوا تھا، ”واو“ کو ”یا“ سے بدلا دَعِیُوا ہوا، پھر ”یا“ پر ضمہ ثقیل تھا، اس لیے ”عین“ کی حرکت دُور کر کے ”یا“ کا ضمہ اس کو دیدیا، اور ”یا“ کو گرا دیا دَعُوا ہو گیا۔

دَعْتُ سے دَعِا تک ”واو“ کو ”یا“ سے بدل رکھا ہے۔

مدعُو اصل میں یدَعُو تھا، ”واو“ پر ضمہ دشوار تھا، اس کو گرا دیا، یدَعُو رہ گیا۔

یذْعُونُ (جمع مذکر غائب) اصل میں یَذْعُوْنَ تھا، ”واو“ کا ضمہ گرا دیا، پھر ”واو“ بسبب اجتماع ساکنین گرا دیا، یذْعُونُ رہ گیا۔

یذْعُونُ (جمع مؤنث غائب) اپنی اصل پر ہے۔

تذْعِنُ اصل میں تَذْعُوْنِ تھا، کسرہ ”واو“ پر دشوار تھا، اس لیے ”عین“ کی حرکت دور کر کے ”واو“ کا کسرہ اس کو دیا، دو ساکن جمع ہوئے ”واو“ اور ”یا“، ”واو“ کو گرا دیا، تَذْعِنُ رہ گیا۔

یذْعِی اصل میں یَذْعُوْ تھا، ”واو“ ماضی میں تیسری جگہ تھا، اب چوتھی جگہ واقع ہوا، اور پہلے حرف کی حرکت ”واو“ کے مخالف ہے، اس لیے ”واو“ کو ”یا“ سے بدل دیا، اب ”یا“ متحرک ہے اور اس سے پہلے مفتوح ہے، ”یا“ کو ”الف“ سے بدل دیا، یذْعِی ہو گیا۔

تذْعِنِ (واحد مؤنث حاضر مجہول) اصل میں تَذْعُوْنِ تھا، ”واو“ کو ”یا“ کیا، پھر ”یا“ متحرک ہے اور اس سے پہلے مفتوح، ”یا“ کو ”الف“ سے بدلا، دو ساکن ”الف“ اور ”یا“ جمع ہوئے، ”الف“ کو گرا دیا، تَذْعِنِ رہ گیا۔

لَمْ یَذْعُ اصل میں لَمْ یَذْعُوْ تھا، ”واو“ بسبب جزم کے ساقط ہو گیا، لَمْ یَذْعُ رہ گیا۔
دَاعِ اصل میں ذَاعُوْ تھا، ”واو“ بعد کسرہ کے طرف میں واقع ہو کر ”یا“ سے بدل کر داعِی ہو گیا، پھر ضمہ ”یا“ پر دشوار تھا اس کو گرا دیا، دو ساکن جمع ہوئے ”یا“ اور تنوین، ”یا“ کو گرا دیا، دَاعِ رہ گیا۔

مَذْعُوْ اصل میں مَذْعُوْ تھا، دو ”واو“ جمع ہوئے، ایک کو دوسرے میں ادغام کیا، مَذْعُوْ ہو گیا۔

بحث نفی جہد ب "لم" والا متاکید بانون تاکید ثقیلہ و نفیہ

| صیغہ | نہی جہد | نہی جہد ب "لم" | لام تاکید | لام تاکید | لام تاکید | لام تاکید |
|--------------------------|----------------|----------------|---------------|---------------|-------------|-------------|
| | معرّف | مجهول | معرّف | مجهول | معرّف | مجهول |
| واحد مذکر غائب | لَمْ يَرَمْ | لَمْ يَرَمْ | لَيُزِمِينَ | لَيُزِمِينَ | لَيُزِمِينَ | لَيُزِمِينَ |
| ثنية مذکر غائب | لَمْ يَرَمَا | لَمْ يَرَمَا | لَيُزِمِيَانِ | لَيُزِمِيَانِ | --- | --- |
| جمع مذکر غائب | لَمْ يَرْمُوا | لَمْ يَرْمُوا | لَيُزِمُونَ | لَيُزِمُونَ | --- | --- |
| واحد مؤنث غائب | لَمْ تَرَمْ | لَمْ تَرَمْ | لَتُرْمِينَ | لَتُرْمِينَ | لَتُرْمِينَ | لَتُرْمِينَ |
| ثنية مؤنث غائب | لَمْ تَرَمَا | لَمْ تَرَمَا | لَتُرْمِيَانِ | لَتُرْمِيَانِ | --- | --- |
| جمع مؤنث غائب | لَمْ تَرْمِينَ | لَمْ تَرْمِينَ | لَتُرْمِينَ | لَتُرْمِينَ | --- | --- |
| واحد مذکر حاضر | لَمْ تَرَمْ | لَمْ تَرَمْ | لَتُرْمِينَ | لَتُرْمِينَ | --- | --- |
| ثنية مذکر حاضر | لَمْ تَرَمَا | لَمْ تَرَمَا | لَتُرْمِيَانِ | لَتُرْمِيَانِ | --- | --- |
| جمع مذکر حاضر | لَمْ تَرْمُوا | لَمْ تَرْمُوا | لَتُرْمُونَ | لَتُرْمُونَ | --- | --- |
| واحد مؤنث حاضر | لَمْ تَرَمِي | لَمْ تَرَمِي | لَتُرْمِينَ | لَتُرْمِينَ | --- | --- |
| ثنية مؤنث حاضر | لَمْ تَرَمَا | لَمْ تَرَمَا | لَتُرْمِيَانِ | لَتُرْمِيَانِ | --- | --- |
| جمع مؤنث حاضر | لَمْ تَرْمِينَ | لَمْ تَرْمِينَ | لَتُرْمِينَ | لَتُرْمِينَ | --- | --- |
| واحد مذکر مؤنث عظم | لَمْ أَرَمْ | لَمْ أَرَمْ | لَأُرْمِينَ | لَأُرْمِينَ | --- | --- |
| ثنية و جمع مذکر مؤنث عظم | لَمْ نَرَمْ | لَمْ نَرَمْ | لَتُرْمِينَ | لَتُرْمِينَ | --- | --- |

بحث ام

| شیخ | ام معروف | ام مجہول | م م م | م م م | م م م | م م م |
|-------|----------|----------|----------|----------|----------|----------|
| م م م | لیرم | لیرم | لیرمین | لیرمین | لیرمین | لیرمین |
| م م م | لیرمیا | لیرمیا | لیرمیان | لیرمیان | لیرمیان | لیرمیان |
| م م م | لیرموا | لیرموا | لیرمون | لیرمون | لیرمون | لیرمون |
| م م م | لیرم | لیرم | لیرمین | لیرمین | لیرمین | لیرمین |
| م م م | لیرمیا | لیرمیا | لیرمیان | لیرمیان | لیرمیان | لیرمیان |
| م م م | لیرمین | لیرمین | لیرمینان | لیرمینان | لیرمینان | لیرمینان |
| م م م | ارم | ارم | ارمین | ارمین | ارمین | ارمین |
| م م م | ارمیا | ارمیا | ارمیان | ارمیان | ارمیان | ارمیان |
| م م م | ارموا | ارموا | ارمون | ارمون | ارمون | ارمون |
| م م م | ارمی | ارمی | ارمین | ارمین | ارمین | ارمین |
| م م م | ارمیا | ارمیا | ارمیان | ارمیان | ارمیان | ارمیان |
| م م م | ارمین | ارمین | ارمینان | ارمینان | ارمینان | ارمینان |
| م م م | لأرم | لأرم | لأرمین | لأرمین | لأرمین | لأرمین |
| م م م | لیرم | لیرم | لیرمین | لیرمین | لیرمین | لیرمین |

بحث نہی

| صیغہ | تاقص و ف | تاقص و ف | تاقص و ف | تاقص و ف | تاقص و ف | تاقص و ف |
|------|-----------|------------|------------|------------|------------|------------|
| نہی | لا یُرم | لا یُرمین | لا یُرمین | لا یُرمین | لا یُرمین | لا یُرمین |
| نہی | لا یُرمیا | لا یُرمیان | لا یُرمیان | لا یُرمیان | لا یُرمیان | لا یُرمیان |
| نہی | لا یُرموا | لا یُرمون | لا یُرمون | لا یُرمون | لا یُرمون | لا یُرمون |
| نہی | لا تُرم | لا تُرمین | لا تُرمین | لا تُرمین | لا تُرمین | لا تُرمین |
| نہی | لا تُرمیا | لا تُرمیان | لا تُرمیان | لا تُرمیان | لا تُرمیان | لا تُرمیان |
| نہی | لا یُرمین | لا یُرمین | لا یُرمین | لا یُرمین | لا یُرمین | لا یُرمین |
| نہی | لا تُرم | لا تُرمین | لا تُرمین | لا تُرمین | لا تُرمین | لا تُرمین |
| نہی | لا تُرمیا | لا تُرمیان | لا تُرمیان | لا تُرمیان | لا تُرمیان | لا تُرمیان |
| نہی | لا تُرموا | لا تُرمون | لا تُرمون | لا تُرمون | لا تُرمون | لا تُرمون |
| نہی | لا تُرمی | لا تُرمین | لا تُرمین | لا تُرمین | لا تُرمین | لا تُرمین |
| نہی | لا تُرمیا | لا تُرمیان | لا تُرمیان | لا تُرمیان | لا تُرمیان | لا تُرمیان |
| نہی | لا تُرمین | لا تُرمین | لا تُرمین | لا تُرمین | لا تُرمین | لا تُرمین |
| نہی | لا اُرم | لا اُرمین | لا اُرمین | لا اُرمین | لا اُرمین | لا اُرمین |
| نہی | لا نُرَم | لا نُرَمین | لا نُرَمین | لا نُرَمین | لا نُرَمین | لا نُرَمین |

بحث اسم فاعل واسم مفعول

| تعلیقات | تعلیقات | تعلیقات | تعلیقات | تعلیقات | تعلیقات | تعلیقات |
|---------|---------|---------|---------|---------|---------|---------|
| رامی | رامی | رامی | رامی | رامی | رامی | رامی |
| رامی | رامی | رامی | رامی | رامی | رامی | رامی |
| رامی | رامی | رامی | رامی | رامی | رامی | رامی |

تعلیقات

رمی اصل میں رمی تھا، ”یا“ کو ”الف“ سے بدل دیا مثل دعا کے۔

رمی اصل میں رمی تھا، ضمتہ ”یا“ پر دشوار سمجھ کر ”ر“ را دیا، ”رمی“ ہو گیا۔

رمی (واحد مؤنث حاضر) اصل میں تو رمین تھا، کسرہ ”یا“ پر دشوار تھا گرا دیا، ”دو“ یا جمع ہوئیں ایک کو حذف کر دیا۔

سرمی اصل میں رمی تھا، ”یا“ متحرک ہے اس سے پہلے مفتوح ہے، ”یا“ کو ”الف“ سے بدل دیا۔

رمی (واحد مؤنث حاضر مجہول) اصل میں تو رمین تھا، اول ”یا“ کا کسرہ گرا دیا، اس کے بعد ایک ”یا“ کو حذف کر دیا، تو رمین رہ گیا۔

رد (امر حاضر معروف) اصل میں ارمی تھا، ”یا“ حرف علت حالت جزمی میں ساقط ہو گیا۔

راہ (اسم فاعل) اصل میں رامی تھا، ضمتہ ”یا“ پر دشوار سمجھ کر ”ر“ را دیا، اجتماع ساکنین ہوا، درمیان ”یا“ اور تخوین کے، ”یا“ کو گرا دیا، رام رہ گیا۔

مرمی (اسم مفعول) اصل میں مرموی تھا، ”واو“ کو ”یا“ سے بدلا، اور ”یا“ کو ”یا“ میں اوغام کر دیا، اور ”یا“ کی مناسبت کی وجہ سے ”میم“ کے ضمتہ کو کسرہ سے بدلا، مرمی ہو گیا۔

صرف کبیر ناقص واوی

از باب سماع یسمع: الرضوان (خوش هونا)

بحث ماضی مضارع و ثنی تاکید بـ "لن"

| صیغه | ماضی | ماضی | ماضی | ماضی | ماضی | ماضی |
|----------|--------|--------|--------|--------|----------|----------|
| | معرفة | مجهول | معرفة | مجهول | معرفة | مجهول |
| فعل ناقص | رضی | رضی | یرضی | یرضی | لن یرضی | لن یرضی |
| فعل تام | رضیا | رضیا | یرضیان | یرضیان | لن یرضیا | لن یرضیا |
| فعل ناقص | رضوا | رضوا | یرضون | یرضون | لن یرضوا | لن یرضوا |
| فعل تام | رضیت | رضیت | ترضی | ترضی | لن ترضی | لن ترضی |
| فعل تام | رضیتا | رضیتا | ترضیان | ترضیان | لن ترضیا | لن ترضیا |
| فعل ناقص | رضین | رضین | یرضین | یرضین | لن یرضین | لن یرضین |
| فعل تام | رضیت | رضیت | ترضی | ترضی | لن ترضی | لن ترضی |
| فعل تام | رضیتما | رضیتما | ترضیان | ترضیان | لن ترضیا | لن ترضیا |
| فعل ناقص | رضینم | رضینم | ترضون | ترضون | لن ترضوا | لن ترضوا |
| فعل تام | رضیت | رضیت | ترضین | ترضین | لن ترضی | لن ترضی |
| فعل تام | رضیتما | رضیتما | ترضیان | ترضیان | لن ترضیا | لن ترضیا |
| فعل ناقص | رضینن | رضینن | ترضینن | ترضینن | لن ترضین | لن ترضین |
| فعل تام | رضیت | رضیت | أرضی | أرضی | لن أرضی | لن أرضی |
| فعل ناقص | رضینا | رضینا | ترضی | ترضی | لن ترضی | لن ترضی |

مذکر و مؤنث متکلم

بحث فی حمد - "لہذا" متا کید ہائون تاکید ثقیہہ و خفیہ

[illegible]

پیشام

[illegible]

بحث نمیں

[illegible]

بحث اسم فاعل واسم مفعول

| تعلیقات | تعلیقات | تعلیقات | تعلیقات | تعلیقات | تعلیقات | تعلیقات |
|---------|---------|---------|---------|---------|---------|---------|
| راضیات | راضیان | راضیۃ | راضون | راضیان | راض | راضی |
| مرضیات | مرضیان | مرضیۃ | مرضیون | مرضیان | مرضی | مرضی |

تعلیقات

رضی اصل میں رَضُو تھا، مثل دُعِی کے تعلیل ہوئی۔

یرضی اصل میں یَرْضُو تھا، مثل یُدْعِی کے تعلیل ہوئی۔

یرضون اصل میں یَرْضُون تھا، ”واو“ کو ”یا“ سے بدلا یَرْضُون ہوا، پھر ”یا“ متحرک اس سے پہلے مفتوح، ”یا“ کو ”الف“ سے بدلا، ”الف“ اجتماع ساکنین سے گر گیا۔
 نرضین (جمع مؤنث حاضر) اصل میں تَرْضُون تھا، ”واو“ کو ”یا“ سے بدلا ”یا“، ”الف“ ہو کر اجتماع ساکنین سے گر گئی، تَرْضِین ہو گیا۔

لہ یرض اصل میں لَمْ یَرْضِی تھا، ”الف“ حرف علت جزم کی حالت میں گر گیا۔

راض (اسم فاعل) اصل میں راضُو تھا، مثل دَاع کے تعلیل ہوئی۔

مرضی (اسم مفعول) اصل میں مَرْضُو تھا، ماضی مضارع کی موافقت کی وجہ سے ”واو“ کو ”یا“ سے بدلا مَرْضُوئی ہوا، اب ”واو“ اور ”یا“ ایک جگہ جمع ہوئے، ان میں پہلا ساکن ہے، ”واو“ کو ”یا“ سے بدلا اور ”یا“ میں اوغام کیا، اور اس سے پہلے ضمہ کو کسرہ سے بدلا، مَرْضِی ہو گیا۔

بحث ام

| صیغ | مضارع | مضارع | مضارع | مضارع | مضارع | مضارع |
|-----|-------|--------|--------|--------|--------|--------|
| | لیق | لیقین | لیقین | لیقین | لیقین | لیقین |
| | لیقیا | لیقیان | لیقیان | لیقیان | لیقیان | لیقیان |
| | لیقوا | لیقون | لیقون | لیقون | لیقون | لیقون |
| | لتق | لتقین | لتقین | لتقین | لتقین | لتقین |
| | لتقیا | لتقیان | لتقیان | لتقیان | لتقیان | لتقیان |
| | لیقین | لیقین | لیقین | لیقین | لیقین | لیقین |
| | ق | قین | قین | قین | قین | قین |
| | قیا | قیان | قیان | قیان | قیان | قیان |
| | قوا | قون | قون | قون | قون | قون |
| | قی | قین | قین | قین | قین | قین |
| | قیا | قیان | قیان | قیان | قیان | قیان |
| | قین | قین | قین | قین | قین | قین |
| | لأق | لأقین | لأقین | لأقین | لأقین | لأقین |
| | لتق | لتقین | لتقین | لتقین | لتقین | لتقین |

بحث نئی

| صیغہ | ثمی معرف | ثمی مجهول | ثمی معرف | ثمی مجهول | ثمی معرف | ثمی مجهول |
|---------|----------|-----------|-----------|-----------|-----------|-----------|
| لا یق | لا یوق | لا یقین | لا یقین | لا یقین | لا یقین | لا یقین |
| لا یقیا | لا یوقیا | لا یقینا | لا یقینا | لا یقینا | لا یقینا | لا یقینا |
| لا یقوا | لا یوقوا | لا یقینوا | لا یقینوا | لا یقینوا | لا یقینوا | لا یقینوا |
| لا تق | لا توق | لا تقین | لا تقین | لا تقین | لا تقین | لا تقین |
| لا تقیا | لا توقیا | لا تقینا | لا تقینا | لا تقینا | لا تقینا | لا تقینا |
| لا تقین | لا توقین | لا تقینان | لا تقینان | لا تقینان | لا تقینان | لا تقینان |
| لا تقوا | لا توقوا | لا تقینوا | لا تقینوا | لا تقینوا | لا تقینوا | لا تقینوا |
| لا تقی | لا توقی | لا تقین | لا تقین | لا تقین | لا تقین | لا تقین |
| لا تقیا | لا توقیا | لا تقینا | لا تقینا | لا تقینا | لا تقینا | لا تقینا |
| لا تقوا | لا توقوا | لا تقینوا | لا تقینوا | لا تقینوا | لا تقینوا | لا تقینوا |
| لا تقی | لا توقی | لا تقین | لا تقین | لا تقین | لا تقین | لا تقین |
| لا تقی | لا توقی | لا تقین | لا تقین | لا تقین | لا تقین | لا تقین |
| لا اق | لا اوق | لا اقین | لا اقین | لا اقین | لا اقین | لا اقین |
| لا نق | لا نوق | لا نقین | لا نقین | لا نقین | لا نقین | لا نقین |

بحث اسم فاعل واسم مفعول

| تعلیلات | واقیان | واقون | واقیۃ | واقیتان | واقیات |
|---------|--------|--------|-------|---------|--------|
| موقی | موقیان | موقیون | موقیۃ | موقیتان | موقیات |

تعلیلات

و فی اصل میں وقی تھا، مثل رمی کے تعلیل ہوئی۔

و فو اصل میں وقیوا تھا، ”یا“ متحرک اس سے پہلے مفتوح ہے، ”یا“ کو ”الف“ سے بدلا، ”الف“ اجتماع ساکنین سے گر گیا۔

و فو اصل میں وقیوا تھا، ”یا“ پر ضمہ دشوار تھا، اس لیے ”قاف“ کا سہہ دور کر کے ”یا“ کا ضمہ اس کو دیا، ”یا“ اجتماع ساکنین سے گر گئی، وفوا ہو گیا۔

و فی اصل میں یوقی تھا، اول یعد کے قاعدہ سے ”واو“ گرا، پھر ”یا“ کا ضمہ دشوار سمجھ کر دور کر دیا، یقی رہ گیا۔

و فی اصل میں توقیین (بروزن تضربین) تھا، اول قاعدہ یعد سے ”واو“ گرا تقیین ہوا، پھر ”یا“ پر کسرہ دشوار تھا، اس کو بھی گرا دیا، اجتماع ساکنین سے ایک ”یا“ بھی گر گئی، تقین رہ گیا۔

و فی یقی سے بنایا گیا ہے، حرف جازم آنے سے حرف ملت ”یا“ گر گئی۔

و فی (امر معروف) تقی (مضارع معروف) سے بنایا گیا ہے، علامت مضارع کو شروع سے اور ”یا“ حرف ملت کو آخر سے گرا دیا، ق رہ گیا۔

و فی (اسم فاعل) اصل میں واقعی تھا، مثل رام کے تعلیل ہوئی۔

و فی (اسم مفعول) اصل میں موقی تھا، مثل مرمی کے تعلیل ہوئی۔

لقیف مفروق

| | | |
|---|-------------|---------------------------------|
| وَجِي يُوْجِي وَجِيًا فَهُوَ وَاجٍ وَوَجِي يُوْجِي وَجِيًا فَهُوَ مَوْجِي الْأَمْرُ مِنْهُ إِيْجٌ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَوَجَّ. | صرف صغیر | باب ج الوْجِي: (نم گشتا) |
| وَلِي يَلِي وَلِيًا فَهُوَ وَالٍ وَوَلِي يُوْلِي وَلِيًا فَهُوَ مَوْلِي الْأَمْرُ مِنْهُ لٍ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَل. | صرف صغیر | باب لب الوْلِي: (نزدیک ہونا) |

لقیف مقرون

| | | |
|---|-------------|----------------------------------|
| طَوِي يَطْوِي طِيًا فَهُوَ طَاوٍ وَطَوِي يَطْوِي طِيًا فَهُوَ مَطْوِي الْأَمْرُ مِنْهُ إِطْوٍ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَطْو. | صرف صغیر | باب شب الطِي: (پیشا) |
| قَوِي يَقْوِي قُوَّةً فَهُوَ قَوِي قُوِي يَقْوِي قُوَّةً فَهُوَ مَقْوِي الْأَمْرُ مِنْهُ أَقْوٍ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَقْو. | صرف صغیر | باب ق الْقُوَّة: (مضبوط ہونا) |

ناقص یائی

| | | |
|---|-------------|--|
| أَغْنَى يُغْنِي إِغْنَاءً فَهُوَ مُغْنٍ وَأُغْنِي يُغْنِي إِغْنَاءً فَهُوَ مُغْنِي الْأَمْرُ مِنْهُ أُغْنٍ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تُغْن. | صرف صغیر | باب فحال الإِغْنَاءُ (بے پروا کرنا) |
| إِلْتَقَى يُلْتَقِي الْإِتْقَاءُ فَهُوَ مُلْتَقٍ وَالتَّقِي يُلْتَقِي الْإِتْقَاءُ فَهُوَ مُلْتَقِي الْأَمْرُ مِنْهُ إِلْتَقٍ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَلْتَق. | صرف صغیر | باب افتعال الْإِتْقَاءُ: (ملنا) |

ناقص واوی

| | | |
|---|---------------------------|--|
| باب تفعیل التَّسْمِيَةُ (نام رکھنا) | صرف صغیر | سَمَّى يُسَمِّي تَسْمِيَةً فَهُوَ مُسَمٍّ وَسُمِّيَ يُسَمَّى تَسْمِيَةً فَهُوَ مُسَمَّى الْأَمْرُ مِنْهُ سَمٌّ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تُسَمِّ. |
| باب تملّص التَّلْقِي (حاصل کرنا) | صرف صغیر | تَلَقَّى يَتَلَقَّى تَلْقِيًا فَهُوَ مُتَلَقٍّ وَتُلْقَى يَتَلَقَّى تَلْقِيًا فَهُوَ مُتَلَقَّى الْأَمْرُ مِنْهُ تَلَقٌّ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَتَلَقَّ. |

تعلیلات

یوحی اصل میں یوجی تھا، مثل یزومی کے تعلیل ہوئی۔

سی اصل میں یولی تھا، مثل یقی کے تعلیل ہوئی۔

موی اصل میں طوی تھا، مثل رمی کے تعلیل ہوئی۔

سطوی میں مثل یزومی کے، اور **سغوی** کہ اصل میں یغوی تھا، مثل یرضی کے تعلیل ہوئی۔

نوحی۔ یولی، سطوی، سغوی کی تعلیل بھی ظاہر ہے۔

ایح اصل میں اوچی تھا، ”واو“ ساکن کو پہلے کسرہ کی وجہ سے ”یا“ سے بدلا، آخر سے حرف علت گرا دیا، ایح رہ گیا۔

تلی سے بنایا گیا ہے، ”تا“ علامت مضارع کو دور کیا، آخر سے حرف علت گرا دیا۔

طوی اصل میں اٹوی تھا، اور **فوی** اصل میں افوی تھا، تعلیل ظاہر ہے۔

لا تَوْحَ، لا مِلَ، لا تَطَوَّ، لا تَقَوَّ کی اصل میں آخر سے حرف علت گرا دیا ہے۔

إِغْنَاءُ، الْتِقَاءُ اصل میں إِغْنَايَ، اِلْتِقَايَ تھا، ”یا“ بعد ”الف زائدہ“ کے طرف میں واقع ہوئی، ”یا“ کو ”ہمزہ“ سے بدلا إِغْنَاءُ، اِلْتِقَاءُ ہو گیا۔

تَسْمِيَةٌ اصل میں تَسْمِيُوْ تھا، ”یا“ اور ”واو“ ایک جگہ جمع ہوئے، پہلا ساکن ہے، ”واو“ کو ”یا“ سے بدلا تَسْمِيْ ہوا، پھر ”یا“ کو تخفیف کی غرض سے گرا دیا، اور اس کے عوض میں ”تا“ آخر میں زیادہ کی، تَسْمِيَةٌ ہو گیا۔

تَلَقَّ اصل میں تَلَقَّوْ تھا، ”واو“ بعد ضمہ کے اسم کے آخر میں واقع ہوئی، اس ضمہ کو کسرہ سے بدلا، اور ”واو“ کو بسبب کسرہ کے ”یا“ سے بدلا، تَلَقَّیْ ہوا، پھر ضمہ کو ”یا“ پر ثقیل سمجھ کر گرا دیا، دوساکن جمع ہوئے ”یا“ اور تنوین، ”یا“ کو گرا دیا، تَلَقَّیْ ہو گیا۔

بسم الله الرحمن الرحيم

| سین | مذہب | مذہب | مذہب | مذہب | مذہب | مذہب |
|-----|--------|--------|--------|--------|--------|--------|
| --- | لیذبت | لیذبت | لیذبت | لیذبت | لیذبت | لیذبت |
| --- | لیذتا | لیذتا | لیذتا | لیذتا | لیذتا | لیذتا |
| --- | لیذثوا | لیذثوا | لیذثوا | لیذثوا | لیذثوا | لیذثوا |
| --- | لذبت | لذبت | لذبت | لذبت | لذبت | لذبت |
| --- | لذبا | لذبا | لذبا | لذبا | لذبا | لذبا |
| --- | لیذبین | لیذبین | لیذبین | لیذبین | لیذبین | لیذبین |
| --- | ذبت | ذبت | ذبت | ذبت | ذبت | ذبت |
| --- | ذبا | ذبا | ذبا | ذبا | ذبا | ذبا |
| --- | ذثوا | ذثوا | ذثوا | ذثوا | ذثوا | ذثوا |
| --- | ذثی | ذثی | ذثی | ذثی | ذثی | ذثی |
| --- | ذبا | ذبا | ذبا | ذبا | ذبا | ذبا |
| --- | اذنن | اذنن | اذنن | اذنن | اذنن | اذنن |
| --- | لاذبت | لاذبت | لاذبت | لاذبت | لاذبت | لاذبت |
| --- | لذبت | لذبت | لذبت | لذبت | لذبت | لذبت |

[illegible]

بحث اسم فاعل و اسم مفعول

| ذات | ذات | ذات | ذات | ذات | ذات | ذات |
|-----|-----|-----|-----|-----|-----|-----|
| ذات | ذات | ذات | ذات | ذات | ذات | ذات |
| ذات | ذات | ذات | ذات | ذات | ذات | ذات |

تعلیلات

دب اصل میں ذب تھ، پہلی ”با“ کو ساکن کر کے دوسری میں ادغام کیا، ذب ہو گیا، کیوں کہ جب دو حرف صحیح ایک جنس کے یا ایک مخزن کے ہوں، اور دونوں متحرک ہوں تو پہلے کو ساکن کر کے دوسرے حرف میں ادغام کرتے ہیں۔

مدب اصل میں یذب تھ، پہلی ”با“ کی حرکت نقل کر کے ”ذال“ کو دے دی، اور ”با“ کو ”با“ میں ادغام کر دیا، یذب ہو گیا، کیوں کہ ادغام کے وقت دیکھتے ہیں کہ ہم جنس حرفوں سے پہلا متحرک ہے ”یا“ ساکن، اگر متحرک ہو تو اول حرف کو ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کر دیتے ہیں، جیسے ذب میں کیا، اور اگر ان دونوں حرفوں سے پہلے ساکن ہو تو حرف اول کی حرکت اس کو دے کر پھر ادغام کرتے ہیں، جیسے یذب میں کیا۔

لم دب اصل میں لم یذب تھ، ”با“ کا ضمہ نقل کر کے ”ذال“ کو دیا، دو ساکن جمع ہوئے اس لیے دوسرے حرف کو حرکت دی۔

اب بعض توفیق دیتے ہیں لَأَنَّ الْفَتْحَةَ أَخْفُ الْحَرَكَاتِ.

اور بعض کسر لَأَنَّ السَّاكِنَ إِذَا خَرَّكَ خَرَّكَ مَالِ الْكُسْرِ.

اور بعض پہلے حرف کی موافقت کی وجہ سے ضمہ دیتے ہیں، اور بعض اصل حالت پر رکھتے ہیں۔ پس اس طرح چار صورتیں جائز ہونگی:

۱۔ لَمْ يَذُبْ ۲۔ لَمْ يَذُبْ ۳۔ لَمْ يَذُبْ ۴۔ لَمْ يَذُبْ

ذُبْ (امر حاضر معروف) اور

لا تَذُبْ (نہی حاضر معروف) کی اصل اَذْبُ اور لا تَذْبُ تھی، مثل لَمْ يَذُبْ کے ان میں بھی سب صورتیں جائز ہیں۔

فوائد ضروریہ

فائدہ ۱ مضاعف میں دو حرف جمع ہونے سے جو تغیر ہوتا ہے اس کی تین صورتیں ہیں:

۱۔ **اِغْنَمَ قِيَامِي** جیسے ذب کہ اصل میں ذب تھا، ”با“ کو ”با“ میں ادغام کیا۔

۲۔ **حَذَفَ قِيَامِي** جیسے ظَلُمْتُ کہ اصل میں ظَلَلْتُ تھا، دوسرے ”لام“ کو حذف کیا۔

۳۔ **اِبْدَالَ قِيَامِي** جیسے اُضْلِيْتُ کہ اصل میں اُضِلْتُ تھا، دوسرے ”لام“ کو ”یا“ سے بدلا۔

فائدہ ۲ جس حرف کو ادغام کرتے ہیں اُس کو ”مدغم“، اور جس میں ادغام کرتے ہیں اس کو ”مدغم فیہ“ کہتے ہیں، جیسے ذُبْ میں پہلی ”با“ مدغم اور دوسری مدغم فیہ ہے۔

فائدہ ۳ اگر مدغم اور مدغم فیہ دونوں قریب الخرج ہوں تو لکھنے میں دونوں قائم رہیں گے اور ادا کرنے میں ایک، جیسے: وَجَدْتُ، اور پڑھیں گے وَجِثْ۔

اور اگر دونوں حرف ایک جنس کے ہوں تو ادا کرنے میں دونوں آئیں گے اور لکھنے میں

صرف ایک، جیسے: ذبٌ۔

۱۰۰۔ جس جگہ دو حرف قریب المخرج جمع ہوں، پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو ایک کو دوسرے سے بدل کر ادغام کرتے ہیں، جیسے: اذغی کہ اصل میں اذتعی تھ، ”تا“ کو ”دال“ سے بدلا اور ”دال“ میں ادغام کر دیا، اذعی ہو گیا۔

۱۰۱۔ اگر افتعال کا فاکلمہ ”دال، ذال، زا“ ہو تو تائے افتعال ”دال“ سے بدل جاتی ہے، جیسے: اذعاء، اذخار، اذحام کہ اصل میں اذتعاء، اذتخار، اذتحام تھا۔

۱۰۲۔ اگر افتعال کا فاکلمہ حروف اطباق (ص، ض، ط، ظ) میں سے ہو تو ”تا“ ”حا“ سے بدل جاتی ہے، جیسے: اضطلع، اضطرب، اطلع، اظلم کہ اصل میں اضطلع، اضطرب، اطلع، اظلم تھا۔

۱۰۳۔ جب باب تفعّل اور تفاعل کا فاکلمہ من جملہ گیرہ حروف (ت، ث، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ) کے ہو تو جائز ہے کہ تائے تفعّل اور تفاعل کو فاکلمہ سے بدل کر اس میں ادغام کریں، اور ابتدا میں ساکن ہونے کی وجہ سے ”ہمزہ وصل“ لگائیں، جیسے: اظہرَ يَظہُرُ اظہُرًا کہ اصل میں تظہرَ يَتظہرُ تظہُرًا تھ، واثقلَ يثاقلُ اثاقلاً کہ اصل میں ثاقلَ يثاقلُ ثاقلاً تھے۔

تعلیمات متفرقہ

تغییل جس "الف" کے پہلے ضمہ ہوگا اس کو "واو" سے بدلیں گے، جیسے: خَاذَعٌ
و خُوذَعٌ اور خَالِدٌ و خُوَيْلِدٌ۔

تغییل ۲ جو "الف" کہ اس سے پہلے مکسور ہوگا وہ "یا" سے بدل جائے گا، جیسے:
مُحَرَّابٌ مُحَارِبٌ اور مُفَتَّاحٌ مَفَاتِيحٌ۔

تغییل ۳ جو "حرف مدہ" کہ تیسری جگہ ہو، اور زائدہ ہو، اور فَعَاعِلُ کے "الف" کے
بعد واقع ہو وہ "ہمزہ" ہو جائے گا، جیسے: كَرِيْمٌ كَرَاهِمٌ، صَحِيْفَةٌ صَحَائِفٌ۔

تغییل ۴ جو "الف" جمع کا دو "واو" یا دو "یا" کے درمیان واقع ہو، اُن میں سے ایک کو
"ہمزہ" سے بدلتے ہیں، جیسے: اَوَّلُ اَوَابِلُ کہ اصل میں اَوَّ اَوَّلُ تھا، اور خَيْرٌ و خَيَانَرُ
کہ اصل میں خَيَا يُو تھا۔

تغییل ۵ جو "واو" شروع میں ہو، خواہ وہ مکسور ہو "یا" مضموم، اس کو "ہمزہ" سے بدلنا
جائز ہے، جیسے: وَجُوَّةٌ وَّاجُوَّةٌ، وَوَقْتُتٌ وَّاقْتُتٌ، وَوَشَاحٌ وَّاشَاحٌ۔

ف مدہ "واو مفتوح" کو صرف دو جگہ "ہمزہ" سے بدلا گیا ہے، جیسے: اُحَدٌ کہ اصل میں
وَاحِدٌ تھا، اور اُنَاةٌ کہ اصل میں وَنَاةٌ تھا۔

تغییل ۶ اگر شروع میں دو "واو" متحرک واقع ہوں تو پہلے "واو" کو "ہمزہ" سے بدلنا
واجب ہے، جیسے: اَوَّاصِلُ کہ اصل میں وَوَّاصِلُ (جمع واصل) تھا، اور اَوَّاعِدُ کہ
اصل میں وَوَّاعِدُ تھا۔

تغییل ۷ جو "واو" کہ مفرد میں ساکن ہو، اور جمع میں "الف" اور کسرہ کے درمیان واقع
ہو، وہ "یا" سے بدل جائے گا، جیسے: حَوْضٌ وَّحِيَاضٌ، وَرَوْضٌ وَرِيَاضٌ، کہ اصل
میں حَوَّاضٌ وَرَوَّاضٌ تھا۔

تعییل ۸ جس ”ناقص واوی“ کی جمع فُعُول کے وزن پر آئے اس میں دونوں ”واو“ کو ”یا“ سے بدل کر ان سے پہلے حرف کو کسرہ دیتے ہیں، جیسے: ذُلُیَّ کہ اصل میں ذُلُوُّ تھا۔

نقشہ ابواب مُعَلَّلَہ

اس نقشہ سے تمام ابواب کی تعییل شدہ صورتیں معلوم ہو جاتی ہیں، جیسے ابواب کے اوزان مقرر ہیں ایسے ہی یہ نقشہ تعییل شدہ وزن بتاتا ہے کہ نصر ینْصُر تعییل ہو کر اتنی صورتوں میں آتا ہے، اور ضرب یضرب اتنی صورتوں میں، ایسے ہی تمام ابواب کی بگڑی ہوئی صورتیں معلوم ہو جاتی ہیں۔

اگر بغیر تعیلات یاد کیے صرف اس نقشہ کے مطابق ہر باب کی پوری پوری گردان یا دسری جائے، تو بھی سیغہ نکالنے کی اچھی قوت پیدا ہو جائے گی۔ واللہ الموفق۔

باب نصر ینْصُر

| | | | | | |
|-----------------|--------|----------|------------|------------|--------------|
| الْمَوَل (۱۰) | قَالَ | يَقُولُ | قَانِلْ | قُلْ | لَا تَقُلْ |
| | قِيلَ | يُقَالُ | مَقُولٌ | لَتَقُلْ | لَا تَقُلْ |
| الدَّعْوَة (۱۱) | دَعَا | يَدْعُوْ | دَاع | أَدْعُ | لَا تَدْعُ |
| | دُعِيَ | يُدْعَى | مَدْعُوْ | لَتَدْعُ | لَا تَدْعُ |
| الْصَّبُّ (۱۲) | صَبَّ | يَصُبُّ | صَابٌ | صُبَّ | لَا تُصَبِّ |
| | صُبَّ | يُصَبُّ | مُصْبُوْبٌ | لَتُصَبِّ | لَا تُصَبِّ |
| الْأَخْذُ (۱۳) | أَخَذَ | يَأْخُذُ | آخَذَ | خُذْ | لَا تَأْخُذْ |
| | أُخِذَ | يُؤْخَذُ | مَأْخُوْذٌ | لَتُؤْخَذْ | لَا تُؤْخَذْ |

باب ضرب یضرب

| | | | | | |
|--------|---------|-----------|-----------|-------------|---------------------|
| بَاعَ | يَبِيعُ | بَانَعَ | بِعَ | لَا تَبِعْ | الْبَيْعُ (بیت) |
| بِيعَ | يُبَاعُ | مَبِيعٌ | لَبِيعٌ | لَا تَبِيعْ | |
| رَمَى | يُرْمِي | رَامَ | ارَمَ | لَا تَرَمْ | الرَّمْيُ (رین) |
| رُمِيَ | يُرْمَى | مَرْمِيٌّ | لَرَمَ | لَا تَرَمْ | |
| جَاءَ | يَجِيءُ | جَاءَ | جِئَ | لَا تَجِئْ | الْمَجِيءُ (آتا) |
| جِئَ | يُجَاءُ | مَجِيءٌ | لُجِئَ | لَا تُجِئْ | |
| أَتَى | يَأْتِي | آتَ | أَيْتَ | لَا تَأْتِ | الْآتِيَانُ (آتا) |
| وَعَدَ | يُعَدُّ | وَاعَدَ | عَدَّ | لَا تَعُدْ | الْوَعْدُ (وعد) |
| وُعِدَ | يُوعَدُ | مَوْعُودٌ | لَتُوعِدَ | لَا تُوعِدْ | |
| وَقَى | يَقِي | وَاقٍ | قَ | لَا تَقِ | الْوَقَايَةُ (پناه) |
| وُقِيَ | يُوقَى | مَوْقِيٌّ | لَتُوقَ | لَا تُوقِ | |
| فَرَّ | يَفِرُّ | فَارٌّ | فَرَّ | لَا تَفِرَّ | الْفِرَارُ (فرار) |
| طَوَى | يَطْوِي | طَاوٍ | اِطْوِ | لَا تَطْوِ | الطِّيُّ (پشت) |

باب سمع يسمع

| | | | | | |
|--------|---------|---------|--------|------------|-----------------------|
| خَافَ | يَخَافُ | خَائِفٌ | خَفَ | لَا تَخَفْ | الْخَوْفُ (دانا) |
| خَشِيَ | يَخْشَى | خَاشٍ | اِخْشَ | لَا تَخْشَ | الْخَشْيَةُ (دانا) |
| طَوَى | يَطْوِي | طَاوٍ | اِطْوِ | لَا تَطْوِ | الطِّيُّ (محوکا ہونا) |

| | | | | | |
|---------------------|-------|---------|--------|-------|-------------|
| الْمَسُّ (تَجَمُّد) | مَسَّ | يَمَسُّ | مَاسَّ | مَسَّ | لَا تَمَسُّ |
|---------------------|-------|---------|--------|-------|-------------|

باب فتح نفتح

| | | | | | |
|---------------------|--------|---------|-----------|-----------|-------------|
| الرؤية (وَأَمَّن) | رَأَى | يُرَى | رَاءَ | ر | لَا تَر |
| | رُئِيَ | يُرَى | مَرِيئٌ | لَرَّ | لَا تَر |
| الرعاية (فَأَمَّنَ) | رَغَى | يُرَغَى | رَاعَ | إِرَعَ | لَا تُرَع |
| | رُعِيَ | يُرَغَى | مَرُعِيٌّ | لَتُرَع | لَا تُرَع |
| الوضع | وَضَعَ | يُضَعُ | وَاضَعُ | ضَعُ | لَا تَضَعُ |
| | وُضِعَ | يُوضَعُ | مُوضُوعٌ | لَتُوضَعُ | لَا تُوضَعُ |

باب کرد نکرد

| | | | | | |
|--------|--------|----------|----------|----------|--------------|
| الرسم | وَسَمَ | يُوسَمُ | وَسِيَمٌ | سَمَ | لَا تَسَمُ |
| الرحم | رَخُوَ | يُرْخُو | رَخِيٌّ | أُرْخُ | لَا تُرْخُ |
| اليمين | يَمَنَ | يَيَمُنُ | يَمِيْنٌ | أَوْمَنُ | لَا تَيَمُنُ |

باب حسب حسب

| | | | | | |
|-------|--------|---------|-----------|----------|------------|
| الولي | وَلِيَ | يَلِي | وَالٍ | لِ | لَا تَلِ |
| | وُلِيَ | يُوْلِي | مُوْلِيٌّ | لَتُوْلُ | لَا تُوْلُ |
| | وَرِمَ | يَرِمُ | وَارِمٌ | رِمَ | لَا تَرِمُ |

باب شعری

| | | | | | |
|-----------|-----------|-----------|------------|---------------|------------------|
| اجْتَبَى | يُجْتَبَى | مُجْتَبٍ | اجْتَبَ | لَا تُجْتَبَ | لا جتبی |
| أُجْتَبَى | يُجْتَبَى | مُجْتَبَى | لَتُجْتَبَ | لَا تُجْتَبَ | |
| اخْتَارَ | يُخْتَارُ | مُخْتَارٌ | اخْتَرُ | لَا تُخْتَرُ | الاختیار (پندرن) |
| أُخْتِرَ | يُخْتَارُ | مُخْتَارٌ | لَتُخْتَرُ | لَا تُخْتَرُ | |
| اتَّقَدَ | يَتَّقَدُ | مُتَّقَدٌ | اتَّقَدَ | لَا تَتَّقَدُ | لا شد |
| اهْدَى | يَهْدِي | مُهْدٍ | اهْدَ | لَا تَهْدَ | الاهداء (جایزات) |

باب استعمل

| | | | | | |
|--------------|--------------|-------------|--------------|----------------|--------------------|
| اسْتَعْلَى | يُسْتَعْلَى | مُسْتَعْلٍ | اسْتَعْلَ | لَا تُسْتَعْلَ | استعلی |
| أُسْتَعْلَى | يُسْتَعْلَى | مُسْتَعْلٍ | لَتُسْتَعْلَ | لَا تُسْتَعْلَ | |
| اسْتَعَانَ | يُسْتَعَيْنُ | مُسْتَعِينٌ | اسْتَعَنْ | لَا تُسْتَعَنْ | الاستعانة (مددینا) |
| أُسْتَعَيْنَ | يُسْتَعَانُ | مُسْتَعَانٌ | لَتُسْتَعَنْ | لَا تُسْتَعَنْ | |
| اسْتَمَدَ | يُسْتَمَدُّ | مُسْتَمَدٌ | اسْتَمَدَ | لَا تُسْتَمَدَ | الاستمداد (مددینا) |
| أُسْتَمَدَ | يُسْتَمَدُّ | مُسْتَمَدٌ | لَتُسْتَمَدَ | لَا تُسْتَمَدَ | |

باب نفع

| | | | | | |
|----------|-----------|-----------|----------|--------------|-------|
| انْقَادَ | يَنْقَادُ | مُنْقَادٌ | انْقَدَ | لَا تَنْقَدُ | انقاد |
| انْضَمَّ | يَنْضَمُّ | مُنْضَمٌ | انْضَمَّ | لَا تَنْضَمُ | انضم |
| انْزَوَى | يَنْزَوِي | مَنْزَوٍ | انْزَوْ | لَا تَنْزَوْ | انزوی |

باب افعال

| | | | | | |
|----------|----------|----------|------------|--------------|--------------------------------|
| أَعَانَ | يُعِينُ | مُعِينٌ | أَعِنَ | لَا تُعِنُ | الاعانة (ب) |
| أَعَيْنَ | يُعَانُ | مُعَانٌ | لُعِنَ | لَا تُعِنُ | |
| أَلْقَى | يُلْقِي | مُلْقٍ | أَلَقَ | لَا تُلْقُ | الإلقاء (وإن) |
| أَلْقَى | يُلْقَى | مُلْقَى | لُتِقَ | لَا تُلْقُ | |
| أَوْفَى | يُوفِي | مُوفٍ | أَوْفَ | لَا تُوفُ | الإيفاء (پروادیا) |
| أَوْفَى | يُوفَى | مُوفَى | لُتُوفَ | لَا تُوفُ | |
| أَرَى | يُرِي | مُرٍ | أَرَ | لَا تَرُ | الإرادة (ب) |
| أَرَى | يُرَى | مُرَى | لُتَرَ | لَا تَرُ | |
| آمَنَ | يُؤْمِنُ | مُؤْمِنٌ | آمَنَ | لَا تُؤْمِنُ | الإيمان (ایمان لانا، امن دینا) |
| أُؤْمِنُ | يُؤْمِنُ | مُؤْمِنٌ | لُتُؤْمِنُ | لَا تُؤْمِنُ | |
| آتَى | يُؤْتِي | مُؤْتٍ | آتَ | لَا تُؤْتِ | الاساءة (ب) |
| أُؤْتَى | يُؤْتَى | مُؤْتَى | لُتُؤْتِ | لَا تُؤْتِ | |
| أَحَبَّ | يُحِبُّ | مُحِبٌّ | أَحَبَّ | لَا تُحِبُّ | الأحبات (ب) |
| أَحَبَّ | يُحِبُّ | مُحِبٌّ | لُتُحِبُّ | لَا تُحِبُّ | |

باب تفعیل

| | | | | | |
|---------|----------|----------|---------|-------------|-------------|
| سَمَّى | يُسَمِّي | مُسَمٍّ | سَمَّ | لَا تُسَمِّ | التسمية (ب) |
| سُمِّيَ | يُسَمَّى | مُسَمَّى | لُسَمِّ | لَا تُسَمِّ | |

باب تَفَعَّل

| | | | | | |
|----------|------------|------------|-------------|---------------|-------------------------|
| تَوَفَّى | يَتَوَفَّى | مُتَوَفِّ | تَوَفَّ | لَا تَتَوَفَّ | التَّوَفَّى (پورا لینا) |
| تَوَفَّى | يُتَوَفَّى | مُتَوَفَّى | لَتَتَوَفَّ | لَا تُتَوَفَّ | |

باب تفاعل

| | | | | | |
|----------|------------|------------|--------------|----------------|---------------------------------------|
| تَسَاوَى | يَتَسَاوَى | مُتَسَاوٍ | تَسَاو | لَا تَتَسَاو | التَّسَاوَى (برابر ہونا) |
| تَسُووِي | يُتَسَاوَى | مُتَسَاوِي | لَتَتَسَاو | لَا تُتَسَاو | |
| تَحَابَّ | يَتَحَابَّ | مُتَحَابِّ | تَحَابَّ | لَا تَتَحَابَّ | التَّحَابُّ (ایک دوسرے سے محبت رکھنا) |
| تَحَابَّ | يُتَحَابَّ | مُتَحَابِّ | لَتَتَحَابَّ | لَا تُتَحَابَّ | |

باب مُفَاعَلَة

| | | | | | |
|--------|----------|----------|------------|--------------|---------------------------------------|
| لَاقَى | يَلْقَى | مُلَاقٍ | لَاق | لَا تُلَاق | الْمُلَاقَاةُ (آپس میں ملنا) |
| لُوقِي | يُلَاقِي | مُلَاقِي | لَتُلَاق | لَا تُلَاق | |
| حَابَّ | يُحَابَّ | مُحَابِّ | حَابَّ | لَا تُحَابَّ | الْمُحَابَّةُ (آپس میں محبت رکھنا) |
| حُوبَّ | يُحَابَّ | مُحَابِّ | لَتُحَابَّ | لَا تُحَابَّ | |

علم الخلف کا حصہ سوم تمام ہوا

اسم الف

۱۔ پیار

اس میں دو باب ہیں

باب اول

اوزان اسم الف بیان میں

اسم کی تین قسمیں ہیں: ۱۔ جامد ۲۔ مصدر ۳۔ مشتق

۱۔ جامد وہ اسم ہے جس سے کوئی صیغہ نہ نکلے اور نہ وہ خود کسی سے نکلے، اس کی تین قسمیں ہیں: ۱۔ ثلاثی، ۲۔ رباعی، ۳۔ خماسی۔

پھر ان تینوں میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ مجرد، ۲۔ مزید فیہ۔
اس طرح کل چھ قسمیں ہوں گی:

۱۔ ثلاثی مجرد ۲۔ ثلاثی مزید فیہ

۳۔ رباعی مجرد ۴۔ رباعی مزید فیہ

۵۔ خماسی مجرد ۶۔ خماسی مزید فیہ۔

۲۔ مشتق وہ اسم ہے جس میں تین حرف اصلی ہوں کوئی حرف زائد نہ ہو، اور اس کے دس وزن آتے ہیں:

۱۔ فُلْسُ (پیہ) ۲۔ فَرَسٌ (گھوڑا) ۳۔ کَتِفٌ (کندھا)

۴۔ عَصْدٌ (بازو) ۵۔ حَبْرٌ (دانشمند) ۶۔ عَنَبٌ (انگور)

- ۱۔ اِبِلُّ (اونٹ) ۲۔ قَفْلُ (تالا) ۳۔ صُرْدُ (چڑیا)
۴۔ عُنُقُ (گردن)

۲۔ **بانی** **میان** **نیہ** وہ ہے جس میں تین حرف سے زائد ہوں، اس کے اوزان بے شمار ہیں، جیسے: بَطِيخٌ، جاسوسٌ، وغیرہ ذلك ما لا تعدُّ ولا تحصى

۳۔ **بانی** **بانی** وہ ہے جس میں چار حرف اصلی ہوں، کوئی زائد حرف نہ ہو، اور اس میں ”لام“ ایک بار مل کر آتا ہے، جیسے: فَعْلَلٌ، اور اس کے وزن پانچ ہیں:

- ۱۔ جَعْفَرٌ ۲۔ دَرَهْمٌ ۳۔ زُبُرُجٌ (زینت)
۴۔ بُرُونٌ (پنچہ شیر) ۵۔ قَمْطَرٌ (صندوق)

۴۔ **بانی** **میان** **نیہ** وہ ہے جس میں چار حرف سے زائد ہوں، اور اس کے وزن بہت کم ہیں، جیسے: مَنْجُونٌ، بَرُوزَنْ مَفْعَلُونٌ، عُنْكَوَتْ بَرُوزَنْ فَعْلَلُونٌ۔

۵۔ **بانی** **بانی** وہ ہے جس میں پانچ حرف اصلی ہوں کوئی حرف زائد نہ ہو، اس کے چار وزن ہیں:

- ۱۔ سَفَرٌ جَلُّ (بہی) ۲۔ قَدْ عَمِلُّ (شتر قوی)
۳۔ جَحْمَرُش (بیرزن) ۴۔ قَرُ طَعْبُ (چیز قلیل)۔

۶۔ **بانی** **میان** **نیہ** وہ ہے جس میں پانچ حرف سے زائد ہوں، اور اسکے پانچ وزن ہیں:

- ۱۔ عَصْرُ قُوطُ (چپارہ) ۲۔ قَبْعَثَرِي (شتر قوی)
۳۔ قَرُ طَبُوسٌ (بڑی مصیبت) ۴۔ خَرُ غَبِيلٌ (چیز بے باطل)
۵۔ خَنْدَرِيسٌ (شراب کھنہ)۔

فائدہ واضح ہو کہ کسی اسم میں زائد حروف چار سے زائد نہ ہوں گے، اور نہ کوئی اسم سات حروف سے زائد ہوگا۔

پس ثلاثی مزید فیہ میں چار تک حروف زائد ہوں گے، جیسے: جَمَّارٌ (ایک زائد)، مَقْوَالٌ (دو زائد)، مُسْتَنْصَرٌ (تین زائد)، اِسْتَنْصَارٌ (چار زائد)۔

اور رباعی مزید فیہ میں تین تک حروف زائد ہوں گے، جیسے: قَسْفَجَرٌ (ایک زائد)، مُتَذَخِرٌ (دو زائد)، عُبُوْثَرَانٌ (تین زائد)۔

اور خماسی مزید فیہ میں دو تک حرف زائد ہوں گے، جیسے: عَضْرَفُوْطٌ (ایک زائد)، اِصْطَفَلَيْنِ (دو زائد)۔

اسم مصدر اسم مصدر وہ ہے جس سے فعل واسم مشتق نکلتے ہوں، اور اُس کے فارسی ترجمہ کے آخر میں ”دن“ یا ”تن“ اور اردو ترجمہ کے آخر میں لفظ ”نا“ ہو، جیسے: الاكُلُ: خوردن (اھانا)، الغُسلُ: شستن (دھونا)۔

مثلاثی مجرد کے مصدروں کے وزن پچاس کے قریب ہیں، جو ذیل کے نقشہ میں درج ہیں:

| نمبر | وزن مصدر ثلاثی مجرد | مثال | معنی | باب |
|------|---------------------|----------|----------------|--------|
| ۱ | فَعَلَّ | قَتَلَ | مار ڈالنا | نَصَرَ |
| ۲ | فَعَلَّ | فَسَقَ | نافرمانی کرنا | نَصَرَ |
| ۳ | فَعَلَّ | شَكَرَ | شکر کرنا | نَصَرَ |
| ۴ | فَعَلَّةَ | رَحِمَةً | مہربانی کرنا | سَمِعَ |
| ۵ | فَعَلَّةَ | كَذَرَةً | غبار آلود ہونا | سَمِعَ |

| نمبر | وزن مصدر مطلق مجرور | مثال | معنی | باب |
|------|---------------------|--------------------|-------------------------|--------|
| ۶ | فَعْدَةٌ | نَشْدَةٌ | گم شدہ کو تلاش کرنا | نَصَرَ |
| ۷ | فَعَلَّ | طَلَبَ | ڈھونڈنا | نَصَرَ |
| ۸ | فَعَلَّ | خَنَقَ | پھانسی دینا | ضَرَبَ |
| ۹ | فَعْلَةٌ | غَلَبَةٌ | غالب آنا | ضَرَبَ |
| ۱۰ | فَعْدَةٌ | سَرْقَةٌ | چُرانا | ضَرَبَ |
| ۱۱ | فَعَلَّ | صَغَرَ | چھوٹا ہونا | كَرُمَ |
| ۱۲ | فَعْلَانِ | نَزَوَانِ | نر کا مادہ سے جفتی کرنا | نَصَرَ |
| ۱۳ | فَعْلُولَةٌ | قِيلُولَةٌ | دو پہرہ و سونا | ضَرَبَ |
| ۱۴ | مَفْعُولَةٌ | مَكْذُوبَةٌ | جھوٹ بولنا | ضَرَبَ |
| ۱۵ | فَعْوَلٌ | قَبُولٌ | قبول کرنا | سَمِعَ |
| ۱۶ | فَعْوَلَةٌ | جَبُورَةٌ | غور کرنا | نَصَرَ |
| ۱۷ | فَعْلَاءٌ | رَغْبَاءٌ | خواہش کرنا | سَمِعَ |
| ۱۸ | فَعْدَةٌ | رَغْبَةٌ | بہت خواہش کرنا | سَمِعَ |
| ۱۹ | تَفْعَالٌ | تَقْطَاعٌ | بہت کاٹنا | فَتَحَ |
| ۲۰ | فُعْلَى | عُلَى | بہت غلبہ پانا | ضَرَبَ |
| ۲۱ | فَعَالَةٌ | زَهَادَةٌ | پرہیز گار ہونا | سَمِعَ |
| ۲۲ | فَعَالَةٌ | دِرَايَةٌ | جاننا معلوم کرنا | ضَرَبَ |
| ۲۳ | فَعَلَّ | هَدَى اَمِلْ هُدًى | راستہ دکھانا | ضَرَبَ |

| نمبر | اوزان مصدر ثانی نحو | مثال | معنی | اسم مصدر |
|------|---------------------|--------------------------------|--------------------------------|----------|
| ۲۴ | فَعَالٌ | ذَهَابٌ | جانا | فتح |
| ۲۵ | فَعَالٌ | قِيَامٌ | کھڑا ہونا | نصر |
| ۲۶ | فَعَالٌ | سُؤَالٌ | پوچھنا، مانگنا | فتح |
| ۲۷ | فَعْلَانٌ | لَيَّانٌ | اوائے قرض میں ٹال مٹول کرنا | ضرب |
| ۲۸ | فَعْلَانٌ | حَرَمَانٌ | بے نصیب ہونا | ضرب |
| ۲۹ | سَمِعٌ | مَيْسَرٌ | جو آہین | ضرب |
| ۳۰ | فَعْلَدٌ | مَسْعَاةٌ اَصْلٌ مَسْعِيَةٌ | کوشش کرنا | فتح |
| ۳۱ | سَمِعَدٌ | مُحَمَّدَةٌ | تقریباً | سمع |
| ۳۲ | فَعْعَى | دَعْوَى | بلانا | نصر |
| ۳۳ | فَعْعَى | بُعَايَةٌ | ڈھونڈنا | ضرب |
| ۳۴ | فَعْعَى | وَمِيضٌ | بھل چھٹنا | ضرب |
| ۳۵ | فَعْبِلَةٌ | قَطِيعَةٌ | خویشی قطع کرنا | فتح |
| ۳۶ | فَعْوَلٌ | دُخُولٌ | داخل ہونا | نصر |
| ۳۷ | فَعْوَلٌ | ضُهُوبَةٌ | سرخ و سفید ہونا | سمع |
| ۳۸ | مَفْعَلٌ | مَدْخَلٌ | داخل ہونا | نصر |
| ۳۹ | فَعْوَلٌ | كَرَاهِيَةٌ | نا پسند کرنا | سمع |

| نمبر | وزن مصدر ثلاثی مجرد | مثال | معنی | باب |
|------|---------------------|-------------|----------------|--------|
| ۴۰ | مَفْعُول | مَكْذُوبٌ | جھوٹ بولنا | ضَرْبَ |
| ۴۱ | فَاعِلَةٌ | كَاذِبَةٌ | جھوٹ بولنا | ضَرْبَ |
| ۴۲ | مَنْعَةٌ | مَمْلُكَةٌ | مالک ہونا | ضَرْبَ |
| ۴۳ | فَعْلَى | بُشْرَى | خوشخبری دینا | نَصَرَ |
| ۴۴ | فَعْلَى | ذِكْرَى | یا دکرنا | نَصَرَ |
| ۴۵ | نَعَالٌ | تَجَوَّالٌ | بہت گھومنا | نَصَرَ |
| ۴۶ | فَعْلَانٌ | عُفْرَانٌ | بخشنا | ضَرْبَ |
| ۴۷ | فَعْلُوَةٌ | جَبْرُوتٌ | غور کرنا | نَصَرَ |
| ۴۸ | فِيْعُولَةٌ | كَيْنُونَةٌ | ہونا | نَصَرَ |
| ۴۹ | فَعْلَوْتِي | رَغَبَوْتِي | بہت خواہش کرنا | سَمِعَ |
| ۵۰ | فَعْلِيلَى | دَلِيلَى | بہت رہبری کرنا | نَصَرَ |

ف ۴۰ جو مصادر کی حرفت، صنعت یا پیشہ کے معنی میں ہیں وہ اکثر فَعَالَةٌ یا فَعَالَةٌ کے وزن پر آتے ہیں، جیسے: دِبَاغَةٌ، حِجَامَةٌ، حَيَاكَةٌ، خِيَاطَةٌ، كِتَابَةٌ۔

ف ۴۱ ثلاثی مجرد کا مصدر میسر ہر باب سے مَفْعُولٌ یا مَفْعُلٌ کے وزن پر آتا ہے، جیسے: مَقْدَمٌ (آگے بڑھنا)، مَضْرُوبٌ (مارنا) اور اس کے آخر میں ”ة“ بھی آجاتی ہے، جیسے: مَحْمِذَةٌ (حمد کرنا)، مَسْأَلَةٌ (سوال کرنا) اور فَعْلَةٌ بمعنی مرّۃ اور فَعْلَةٌ بمعنی نوعیت کے بھی ہر باب سے آتا ہے، جیسے: ضَرْبَةٌ (ایک بار کی مار) اور ضَرْبَةٌ (ایک قسم کی مار)۔

فہرہ ۳ ثلاثی مزید فیہ رباعی مزید فیہ کے مصدروں کے اوزان مقرر ہیں، جیسے: افعال، استفعال، فاعل، تفعّل وغیرہ۔

باب تفعیل کا مصدر کبھی تفعلة کے وزن پر آتا ہے، جیسے: تجربه، اور کبھی فعال، فعال کے وزن پر بھی آتا ہے، جیسے: کذب یکذب کذابا و کذابا، اور فعال، جیسے: سلم یسلم تسلیمًا وسلامًا، اور تفعال، جیسے: کور یکور تکررًا، اور تفعال، جیسے: بین ینن تینان، اور باب فاعل کا مصدر کبھی بھی فعال کے وزن پر بھی آتا ہے، جیسے: زلزل یزلزل زلزلاً۔

اسم مشتق وہ اسم ہے جو مصدر سے نکلے، اس طرح پر کہ مصدر کے معنی اور مادہ اس میں باقی رہے، صرف اس کی ایک نئی صورت پیدا ہو جائے، جیسے: چاندی سے برتن یا زیور بناتے ہیں کہ اس میں چاندی کی حیثیت اور مادہ باقی رہتا ہے، صرف ایک نئی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔

اسم مشتق کی چھ قسمیں ہیں: ۱۔ اسم فاعل ۲۔ اسم مفعول ۳۔ اسم تفضیل ۴۔ اسم آلہ ۵۔ اسم ظرف ۶۔ صفت مشبہ۔

۱۔ **اسم فاعل** وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات پر دلالت کرتا ہے جس میں مأخذ قائم ہے، ثلاثی مجرد سے اس کا وزن مذکر کے لیے فاعل، فاعلان، فاعلون اور مؤنث کے لیے فاعلة، فاعلتان، فاعلات ہیں، اور مبالغہ کے اوزان یہ ہیں:

۱۔ **فعل** حذر (بہت پرہیز کرنے والا) ۲۔ **فعل** علیم (بہت جاننے والا)

۲۔ **فعل** ضروب (بہت مارنے والا) ۳۔ **فعل** اگال (بہت کھانے والا)

۳۔ **فعل** قطاق (بہت کاٹنے والا) ۴۔ **فعل** معزم (بہت کانٹنے والا)

۷۔ مَفْعَالٌ مُجْزَأَمٌ (بہت کانٹے والا) ۱۰۔ مَفْعِيلٌ مُنْطَبِقٌ (بہت بونٹنے والا)

۸۔ فَعِيلٌ شَرِيْرٌ (بہت شرارت کرنے والا) ۱۱۔ فَعْلَةٌ ضَحْكَةٌ (بہت ہنسنے والا)

۹۔ فَعَلٌ قَلْبٌ (بہت پھرنے والا)

کبھی زیادتی مبالغہ کے لیے ”ة“ زیادہ کرتے ہیں، جیسے: عَلَامَةٌ، فُرُوقَةٌ، مُجْزَأَمَةٌ۔

۲۔ اسم مفعول وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات پر دلالت کرے جس پر مآخذ واقع ہو، ثلاثی مجرور سے اس کا وزن مذکر کے لیے مَفْعُولٌ، مَفْعُولَانِ، مَفْعُولُونَ اور مؤنث کے لیے مَفْعُولَةٌ، مَفْعُولَتَانِ، مَفْعُولَاتٌ ہیں۔ ان کے علاوہ مندرجہ ذیل اوزان بھی آتے ہیں:

فَعُولٌ جیسے: رَسُولٌ بمعنی مرسول۔

فَعْلٌ جیسے: جَوْنَحٌ بمعنی مجزوح۔

فَعْلَةٌ جیسے: ضَحْكَةٌ بمعنی مضحکہ۔

اور یہ وزن شاذ ہیں:

فَعْلٌ جیسے: قَبْضٌ بمعنی مقبوض۔

فَعْلٌ جیسے: ذَبْحٌ بمعنی مذبح۔

فَاعِلٌ جیسے: كَاتَمٌ بمعنی مکتوم۔

۳۔ اسم تفضیل یہ وہ اسم مشتق ہے جو بہ نسبت ایک کے دوسرے میں مآخذ کی زیادتی بتائے، جیسے: زَيْدٌ أَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو یعنی زید عمرو سے فضل میں زیادہ ہے۔ اس کے اوزان مذکر کے لیے أَفْعَلٌ، أَفْعَلَانِ، أَفْعَلُونَ، أَفَاعِلٌ اور مؤنث کے لیے فُعْلَى، فُعْلَيَانِ، فُعْلَيَاتٌ، فُعْلٌ ہیں۔

فائدہ ۱ اسم تفضیل غیر ثلاثی مجرد سے نہیں آتا، مگر جب ایسی ضرورت ہو تو لفظ اُکْثَرُ وغیرہ کو اس باب کے مصدر سے پہلے لاتے ہیں، جیسے: زَيْدٌ أَكْثَرُ اجْتِهَادًا مِّنْ عَمْرٍو، وَأَقْلُ اكْتِسَابًا مِّنْ بَكْرِ، وَأَشَدُّ سَوَادًا مِّنْ خَالِدٍ۔
فائدہ ۲ اُسُوْدُ، اُعُوْرُ اسم تفضیل نہیں بلکہ صفت مشبہ ہیں، جیسا کہ آئندہ معلوم ہوگا۔

۶۔ نم آ۔ یہ وہ اسم مشتق ہے جو فاعل سے فعل صادر ہونے کا ذریعہ اور واسطہ ہو، یہ اسم سوائے ثلاثی مجرد کے اور کسی باب سے نہیں آتا، اس کے وزن یہ ہیں:

| | | | |
|-----------|-------------|-------------|---------------|
| مُفْعَلٌ | مُفْعَلَان | مُفْعَلَةٌ | مُفْعَلَتَان |
| مُفَاعِلٌ | مُفَاعِلَان | مُفَاعِلَةٌ | مُفَاعِلَتَان |

اور فِعَالٌ کم آتا ہے، جیسے: نَطَاقٌ (آلہ کمر بستہ یعنی پنگا) اور خِيَاطٌ (آلہ دوختن یعنی سوئی)، اور مُذَقٌّ (آلہ کوفتن) اور مُنْخَالٌ (آلہ بٹھن) دونوں شاذ ہیں۔

د۔ منف ف۔ وہ اسم مشتق ہے جو فعل صادر ہونے کی جگہ یا وقت بتائے، جیسے: مُضْرَبٌ (مارنے کی جگہ یا وقت)۔

ثلاثی مجرد سے اس کا وزن یہ ہے: مُفْعَلٌ، مُفْعَلَان، مُفَاعِلٌ اور چند صیغہ اسم ظرف کے باب نصر ینْصُرُ سے خلاف قیاس آتے ہیں، جیسے: مُسْجِدٌ، مُنْبَتٌ، مُغْرَبٌ، مُشْرِقٌ۔

غیر ثلاثی مجرد کے اسم ظرف ان کے اسم مفعول کے وزن پر آتے ہیں، جیسے: مُعْسَكَرٌ (جائے سکونت لشکر)۔

۶۔ منت مش۔ وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات پر دلالت کرتا ہے جس میں کوئی صفت ثابت قائم ہو۔

اوزان صفت مشبہ

| ۱۔ | ۲۔ | ۳۔ | ۴۔ | ۵۔ | ۶۔ | ۷۔ | ۸۔ | ۹۔ | ۱۰۔ |
|-----|----------|-------------------|--------|-----|----------|-------------------|--------|----|-----|
| کرم | بزرگ | کابر ^۱ | فاعل | کرم | نخت | ضعف | فعل | | |
| نصر | سردار | سید ^۲ | فعل | سمع | خال | صفو | فعل | | |
| کرم | بڑا دل | جبان | فعل | کرم | نخت | صلب | فعل | | |
| کرم | شہ سفید | ہجان | فعل | کرم | نیک | حسن | فعل | | |
| کرم | بہادر | شجاع | فعل | کرم | نخت | خشن | فعل | | |
| کرم | بے طاقت | وضاع | فعل | سمع | مثل مند | ندس | فعل | | |
| کرم | بزرگ | کبار | فعل | ضرب | پراندہ | زنم | فعل | | |
| کرم | بزرگ | کریم | فعل | ضرب | فرپ | بلز | فعل | | |
| نصر | نیرت مند | غیور | فعل | ضرب | نامہریان | خطم | فعل | | |
| ضرب | | | | | | | | | |
| سمع | زان نقشہ | عطشی | فعلی | کرم | ناپاک | جنب | فعل | | |
| سمع | زان حامد | خبلی | فعلی | کرم | رخ رنگ | احمر ^۳ | افعل | | |
| سمع | جانور | خیوان | فعالان | ضرب | | خیدی | فعلی | | |
| سمع | زان سرش | حمرأ | فعالان | سمع | مرد نقشہ | عطشان | فعالان | | |
| کرم | | عشرأ | فعالان | سمع | برہنہ | عریان | فعالان | | |

۱۔ اُحمر اُہیض کو اسم تفضیل کہنا غلط ہے، کیوں کہ یہ عیب اور رنگ کے سینے ہیں۔

۲۔ فرجندہ و از سایہ خود سب نشاط۔ (فیوض عثمانی، ص ۴۲)

۳۔ سید کی اصل سنوۃ ہے، جیسے حید کی اصل حنیوۃ ہے۔ ۴۔ دس ماہ کی حاملہ اونٹنی۔

دوسرا باب

خاصیت ابواب میں

اصطلاح صرف میں خاصیت باب سے وہ زائد معنی مراد ہیں جو لغوی معنی کے علاوہ ہوں۔ ثلثی مجرد کے چھ باب ہیں، ان میں سے تین اول اُمّ الابواب یعنی اصل ابواب کہلاتے ہیں، اس لیے کہ ان تینوں میں حرکت مین ماضی مخالف حرکت مین مضارع ہے، نیز ان کا استعمال بہت زیادہ ہے، اب ہر ایک باب کی خاصیت بیان ہوتی ہے:

خاصیت نصر

اس باب کا مشہور خاصہ مغالبہ ہے، یعنی دو شخصوں میں ایک کا غلبہ ظاہر کرنے کے لیے باب نصر کو مفاعلہ کے بعد لائیں، جیسے: خاصمٰنی زیند فخصمٰتہ (زید نے مجھ سے جھگڑا کیا میں جھگڑے میں اُس پر غالب آیا)، اور یخاصمٰنی زیند فَاخصمٰتہ (میں اور زید باہم جھگڑتے ہیں میں جھگڑے میں اس پر غالب آتا ہوں)۔

خاصیت ضرب

اس باب کا خاصہ مغالبہ ہے، مگر جب کہ مثال، اجوف یائی اور ناقص یائی ہو، اور بعد مفاعلہ کے ذکر کریں، جیسے: بایعٰنی زیند فبیعتہ (زید نے مجھ سے خرید و فروخت کی، میں اس سے خرید و فروخت میں بڑھ گیا)۔

فائدہ یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ مغالبہ کی صورت میں جب کوئی فعل لایا جائے گا، اگر وہ فعل صحیح یا اجوف واوی یا ناقص واوی ہو تو اس کو باب نصر سے لائیں گے اگرچہ وہ دوسرے باب سے ہو، جیسے: یضاربٰنی زیند فاضربٰتہ (مجھ میں اور زید میں مار پٹائی

ہوتی ہے، مگر میں مار پٹائی میں غالب آتا ہوں۔

خاصیتِ سمع

یہ باب زیادہ تر لازم آتا ہے اور متعدی کم۔ بیماری، رنج و خوشی، رنگ، عیب، صورت جسمانی کے الفاظ زیادہ تر اسی باب سے آتے ہیں دوسروں سے کم، جیسے: مسقم (بیمار ہوا)، حزن (رنجیدہ ہوا)، فرح (خوش ہوا)، کدر (گدلا ہوا)، عوز (کانا ہوا)، بلج (کشادہ اُپرو ہوا)۔

خاصیتِ فتح

اس باب کی خاصیت لفظی ہے، یعنی اس کے ”عین“ یا ”لام“ کلمہ کی جگہ حرفِ حلقی ہوتا ہے، جیسے: منع (اس نے روکا)، سلخ (اس نے کھال کھینچی)، جحد (اس نے انکار کیا)، نهض (وہ اٹھ)، ذهب (وہ گیا)، مگر رکن یرکن اور اُبی یأبی شاذ ہیں۔

خاصیتِ کرم

یہ باب ہمیشہ لازم آتا ہے اور اسکے معنی میں خفی و فطری صفات حقیقتاً پائی جاتی ہیں، جیسے: حسن (خوب صورت ہوا)، صفر (چھوٹا ہوا)، کبر (بڑا ہوا)، یا عارضی مثل ذاتی کے مستحکم ہو گئی ہوں، جیسے: فقه (سمجھدار ہوا)، یا خلقی کے مشابہ، جیسے: جنب، طہر۔

خاصیتِ حسب

اس باب کے چند گنتی کے الفاظ ہیں، جیسے: نعم (خوش عیش و نازک ہوا)، وبق (ہلاک ہوا)، و مق (دوستی کی)، و فقی (موافقت کی)، و ثقی (بھروسہ کیا)، و رث (وارث ہوا)، و رع (پرہیزگار ہوا)، و رم (سوچا)، و ری (چقماق سے آگ نکالی)، و لی (قریب ہوا)، بلی (بوسیدہ ہوا)، و غر (کینہ رکھنا)، و حر (عداوت رکھنا)، و ہل

(کسی چیز کا خیال آیا)، وِعَم (کسی کے لیے دعائے نعت کی)، وَطِئَ (پاؤں سے زوندا)، یَنسَ (ناامید ہوا)، یَبسَ (خشک ہوا)۔

خاصیت افعال

اس باب کی چندرہ خاصیتیں ہیں:

۱۔ **تعدیہ** یعنی جو مجرد میں لازم ہے، وہ افعال میں متعدی ہو جاتا ہے، اور اگر وہاں متعدی بیک مفعول ہے تو یہاں متعدی بہ دو، حَضَرْتُ نَهْرًا (میں نے نہر کھودی) اور أَحْفَرْتُ زَيْدًا نَهْرًا (میں نے زید سے نہر کھدوائی) اور عَلِمْتُ زَيْدًا فَاضِلًا (میں نے زید کو فاضل جانا) اور أَعْلَمْتُ زَيْدًا عَمْرًا وَافَضِلًا (میں نے زید کو جتلیا کہ عمرو فاضل ہے)۔

۲۔ **تصییر** یعنی کسی چیز کو صاحبِ مآخذ بنا دینا، جیسے: أَشْرَكْتُ النَّعْلَ (میں نے جوتی شراک دار بنا دی)، بَشْرَاكَ مآخذ ہے بمعنی تسمہ، أَلْحَمْتُ زَيْدًا (زید صاحبِ لحم ہوا)، أَطْفَلْتُ هِنْدًا (ہندہ طفل والی ہوئی)۔

۳۔ **انزاع** یعنی متعدی سے لازم کرنا، جیسے: أَحْمَدَ زَيْدًا (زید قابلِ تعریف ہوا)۔

۴۔ **تعریف** یعنی فاعل کا مفعول کو مآخذ کی جگہ لے جانا، جیسے: أَبْعَثُ الْفَرَسَ (میں گھوڑے کو بیع کی جگہ لے گیا)، أَبْعَثُ کا مآخذ بیع ہے۔

۵۔ **وجہ ان** یعنی کسی شے کو مآخذ کے ساتھ موصوف پانا، جیسے: أَبْخَلْتُ زَيْدًا (میں نے زید کو بخیل پایا)۔

۶۔ **فائدہ** مآخذ اگر لازم ہے تو مدلول کو صیغہ فاعل سے ادا کریں گے، جیسے: أَبْخَلْتُ زَيْدًا

کہ اس کا مآخذ بخل لازم ہے اس لیے مدلول بخیل ہوگا، اور اگر مآخذ متعدی ہے تو مدلول کو صیغہ مفعول سے بیان کریں گے، جیسے: اُحْمَدْتُہُ (میں نے اُس کو محمود پایا)، اس میں مآخذ حمد متعدی ہے، اس لیے مدلول محمود ہوا، خوب سمجھ لو۔

۶۔ سب یعنی کسی شے سے مآخذ کو دور کرنا، اور سلب کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ **آر فعل** از ہے تو سلب فاعل سے ہوگا، جیسے: اُقْطَعْتُ زَيْدًا (زید نے اپنے نفس سے قُسط اور ظلم کو دور کیا)۔

۲۔ **آر فعل** متعدی ہے تو سلب مفعول سے ہوگا، جیسے: شَكِي وَأَشْكَيْتُهُ (یعنی اس نے شکایت کی اور میں نے اس کی شکایت کو دور کر دیا)۔

۷۔ **أَخَذَ** یعنی مآخذ کا دینا، جیسے: أَشْوَيْتُهُ (میں نے اُس کو گوشت بھوننے کے لیے دیا) اور یہ کہنا کہ ”میں نے اُس کو بھنا ہوا گوشت دیا“ محض غلط ہے، اور اُقْطَعْتُہُ قُضْبَانًا، جمع قضیب بمعنی شاخ (میں نے اُس کو شاخیں تراشنے کی اجازت دی)۔

۸۔ **بَوَّخَ** یعنی مآخذ میں پہنچنا یا داخل ہونا، جیسے: أَصْبَحَ زَيْدًا (زید صبح کے وقت پہنچا) یہ بلوغِ زمانی ہے، اور اُغْرَقَ عُمَرُو (عمر و ملک عراق میں داخل ہوا) یہ بلوغِ مکانی ہے، اور اُعْشِرْتُ الدَّرَاهِمَ (درہم دس تک پہنچے) یہ بلوغِ عددی ہے۔

۹۔ **صیرورة**: اس کے تین معنی ہیں:

۱۔ کسی شے کا صاحب مآخذ ہونا، جیسے: اَلْبَسْتُ النَّاقَةَ (اونٹنی دودھ والی ہو گئی)، یہاں لبَن مآخذ اور ناقة صاحب مآخذ ہوئی۔

۲۔ ایسی چیز کا مالک ہونا جس میں مآخذ کی صفت پائی جاتی ہو، جیسے: اُجْرِبَ الرَّجُلُ (ایک شخص خارش پانٹوں کا مالک ہوا)، اس میں جَرِب مآخذ ہے، اور

اونٹ میں جرب کی صفت پائی جاتی ہے، اور رَجُل جرب والے اونٹ کا مالک ہے۔

۳۔ مَأْخِذ میں کسی چیز کا صاحب ہونا، جیسے: أَخْرَفَتِ الشَّاةُ (بکری موسم خریف میں صاحب بچہ یعنی بچے والی ہوئی)۔

۱۰۔ بِیَاقَت یعنی کسی شے کا مدلول مَأْخِذ کے لائق و مستحق ہونا، جیسے: أَلَامَ الْفَرْعُ (سردار قابل و مستحق ملامت ہو گیا)۔

۱۱۔ حِينُوت یعنی کسی چیز کا مَأْخِذ کے وقت کو پہنچنا، جیسے: أَحْصَدَ الزَّرْعُ (کھیتی کٹنے کے وقت کو پہنچ گئی)، اس میں مَأْخِذ حصاد ہے۔

۱۲۔ مَبَافِہ یعنی مَأْخِذ کو کثرت مقدار یا کیفیت میں بیان کرنا، جیسے: اَنْمَرَ النَّخْلُ (درخت خرما میں بہت پھل آیا)، اور اَنْسَفَرَ الصُّبْحُ (صبح خوب روشن ہو گئی)۔

۱۳۔ اَبْتَدَا یعنی کسی فعل کا ابتداء باب افعال سے اُس معنی میں آنا کہ جو مجرد میں نہ پائے جاتے ہوں، جیسے: اَنْسَفَقَ (ڈر گیا)، مجرد میں شفقت بمعنی مہربانی مستعمل ہے اور اَنْقَسَمَ (قسم کھائی)، مجرد میں قَسَمَ بمعنی تقسیم مستعمل ہے۔

۱۴۔ مَوَافَقَتُ بَرٍّ وَفَعْلٍ وَنَفْعِلٍ وَاسْتَفْعَلٍ۔

مثلاً دَجَا اللَّيْلُ وَأَذْجَى، دونوں باب مجرد و مزید معنی میں متفق ہیں یعنی رات تاریک ہو گئی۔

مثلاً اَنْكَفَرَهُ وَكَفَّرَهُ (اس کو کفر کی طرف منسوب کیا)، اس میں خاصیت نسبت کی ہے۔

اس میں خاصیت مبرورۃ ہے۔

مثال ۱۔ اُخْبِیْتُهُ وَتَخَبَّیْتُهُ (میں نے جامہ کو خیمہ بنالیا)، اس میں خاصیت اتحاد کی ہے۔

مثال ۲۔ اَعْظَمْتُهُ وَاسْتَغْظَمْتُهُ (میں نے اس کو بزرگ گمان کیا)، اس میں خاصیت حسان کی ہے۔

۱۵۔ مت فعل مجزئ، وفعل مزید فیہ یعنی فعل وفعل کے بعد اُفعل کا اس غرض سے آنا کہ مفعول نے فاعل کا اثر قبول کر لیا ہے۔

مثال اول۔ کَسَبْتُهُ فَأُكْبِتُ (میں نے اُس کو اوندھا گرایا، پس وہ اوندھا گر گیا)۔

مثال ۲۔ بَشَّرْتُهُ فَأُبَشِّرُ (میں نے اس کو خوش خبری دی پس وہ خوش ہو گیا)۔

فائدہ خاصیت مطاوعت میں اُفعل لازم ہوگا اگرچہ فی نفسہ متعدی ہے۔

خاصیت تفعیل

اس باب کی تیرہ خاصیتیں ہیں:

۱۔ تعدیہ ۲۔ تہمیر۔ دونوں کے معنی باب افعال میں معلوم ہو چکے ہیں، جیسے۔ نَزَلَ وَنَزَّلْتُهُ (وہ اُتر اور میں نے اُس کو اُتارا) یہ ترجمہ تعدیہ کے اعتبار سے ہوا، اور (میں نے اُس کو صاحب نزول کیا) یہ ترجمہ خاصیت تہمیر کے اعتبار سے ہوا۔

تعدیہ و تہمیر کی جدا جدا مثال یہ ہے: فَرَحَ زَيْدٌ وَفَرَحْتُهُ (زید خوش ہوا اور میں نے اس کو خوش کیا) یہ تعدیہ کی مثال ہے، اور وَتَرْتُ الْقَوْسَ (میں نے کمان کو زہ دار بنایا)، وتر مأخذ ہے، یہ تہمیر کی مثال ہے۔

۳۔ سب جیسے: قَذَيْتُ عَيْنَهُ (اس کی آنکھ میں گُڑا پڑ گیا)، اور قَذَيْتُ عَيْنَهُ (میں نے اُس کی آنکھ سے گُڑا نکال دیا) قَذَى مأخذ ہے، قَرَدْتُ الْإِبِلَ (میں نے اونٹ

سے چھڑی کو دور کیا) قِرَآءٌ مَأْخُذٌ ہے۔

۴۔ صیغہ مَرَقَ جیسے: نَوَرَ الشَّجَرُ (درخت شگوفہ دار ہو گیا)۔

۵۔ بَوَّخَ جیسے: خَيْمَ زَيْدٌ (زید خیمہ میں داخل ہوا)، وَغَمَّقَ عَمْرُو (عمر و غمق تک پہنچا، یعنی بات کی گہرائی معلوم کی)۔

۶۔ مَبَاغِہ اور یہ خاصہ باب تفعیل کا زیادہ آتا ہے، مبالغہ تین قسم پر ہے:

۱۔ مبالغہ فعل میں، جیسے: صَرَخَ (خوب ظاہر ہوا)، جَوَّلَ (بہت گردا گرد گھومنا)۔

۲۔ مبالغہ فاعل میں، جیسے: مَوْتُ الْإِبْلِ (اونٹوں میں بہت مری پھیلی)۔

۳۔ مبالغہ مفعول میں، جیسے: قَطَعْتُ الثِّيَابَ (میں نے بہت کپڑے کاٹے)۔

۷۔ نسبت بہ مَأْخُذٌ جیسے: فَسَّقْتُ زَيْدًا (میں نے زید کو فسق سے منسوب کیا) فسق مَأْخُذٌ ہے۔

۸۔ اِبْسَ مَأْخُذٌ یعنی مَأْخُذٌ کا پہنانا، جیسے: جَلَلْتُ الْفَرَسَ (میں نے گھوڑے کو جھول پہنائی) جَلَّ مَأْخُذٌ ہے۔

۹۔ تَخْيِيلٌ مَأْخُذٌ یعنی مَأْخُذٌ سے کسی شے کو ملمع کرنا، جیسے: ذَهَبْتُ السَّيْفَ (میں نے تلوار کو سونے کا ملمع کیا) ذَهَبٌ مَأْخُذٌ ہے۔

۱۰۔ تَحْوِيلٌ: یعنی کسی چیز کو مَأْخُذٌ یا مثل مَأْخُذٌ بنانا:

مثال اول: نَصَرَ زَيْدٌ عَمْرُوًا (زید نے عمرو کو نصرانی بنایا)۔

مثال دوم: خَيَّمْتُہ (میں نے اُس کو) چادر کو مثلاً) خیمہ کی مثل بنایا)۔

۱۱۔ **تفعیل** یعنی اختصار کی غرض سے مرکب کا ایک کلمہ باب تفعیل بنا لیا جائے، جیسے: هَلَّلَ (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ پڑھا)۔

۱۲۔ موافقت فعل مجرد و افعِل و تفعِل :

مثال اول تَمَرَّتْهُ وَتَمَرَّتْهُ (میں نے اُسکو کھجور دی) دونوں کے ایک معنی ہیں۔

مثال دوم تَمَرَّ وَاتَمَرَّ (ترکھجور خشک ہو گئی)۔

مثال سوم تَرَسَّ وَتَتَرَسَّ (ڈھال کو کام میں لایا)۔

۱۳۔ ابتدائی جیسے: كَلَّمْتُهُ (میں نے اس سے کلام کیا)، باب تفعیل میں یہ معنی ابتدائی ہیں، مادہ مجرد کَلَم بمعنی مجروح کرنا ہے، اور جیسے: جَرَّبَ (امتحان کیا) مجرد میں جَرَّبَ خارش کو کہتے ہیں۔

خاصیت تفعیل

اس باب کی گیارہ خاصیتیں ہیں۔

۱۔ **مقامت تفعیل** اس کی دو قسمیں ہیں:

ایب یہ کہ فاعل کا اثر مفعول قبول کرے، جیسے: قَطَعْتُهُ فَتَقَطَّعَ (میں نے اس کو پارہ پارہ کیا پس وہ پارہ پارہ ہو گیا)۔

۱۰۰۔ یہ کہ اثر کا قبول نہ کرنا ممکن ہو، جیسے: عَلَّمْتُهُ فَتَعَلَّمَ یہاں علم کا قبول نہ کرنا ممکن ہے۔

۲۔ **تکلف** یعنی ماخذ کے حاصل کرنے میں تکلف و بناوٹ کرنا، جیسے: تَكَوَّفَ زَيْدٌ (زید بہ تکلف کوئی بنا)، تَجَوَّعَ عُمَرُو (عمرو بہ تکلف بھوکا بنا)۔

۳۔ حاصل یہ ہے کہ پہلی صورت میں مفعول کا تاثر لازمی امر ہے، اور دوسری صورت میں لازمی نہیں۔ ف

۳۔ **تَجَنَّبَ** یعنی مَآخِذ سے پرہیز کرنا، جیسے: تَحَوُّبَ زَيْدٌ (زید گناہ سے بچا) حُوب مَآخِذ ہے۔

۴۔ **لَبَسَ مَآخِذَ** یعنی مَآخِذ کا پہننا، جیسے: تَخْتَمَ زَيْدٌ (زید نے انگوٹھی پہنی) خَاتَم مَآخِذ ہے۔

۵۔ **تَعَمَّلَ** یعنی مَآخِذ کو کام میں لانا، جیسے: تَدَهَّنَ زَيْدٌ (زید نے تیل ڈالا) دُهْن مَآخِذ ہے، تَتَرَسَّ عُمُرُو (عمر و ڈھال کو کام میں لایا) تَرَس مَآخِذ ہے، وَتَخِيَمَ بَكْرٌ (بکر نے خیمہ کھڑا کیا)۔

۶۔ **اتَّخَذَ**: اس کی کئی صورتیں ہیں:

۱۔ مَآخِذ بنانا، جیسے: تَبَوَّب (دروازہ بنایا) اس میں مَآخِذ باب ہے۔

۲۔ مَآخِذ کو لینا، جیسے: تَجَنَّبَ (ایک طرف ہوا) جنب، جانب اس کا مَآخِذ ہے۔

۳۔ کسی چیز کو مَآخِذ بنانا، جیسے: تَوَسَّدَ الْحَجَرُ (پتھر کو تکیہ بنایا) وسادة مَآخِذ ہے۔

۴۔ مَآخِذ میں پکڑنا، جیسے: تَأَبَّطَ الصَّيَّ (بچے کو بغل میں پکڑا) مَآخِذ اِبْط ہے۔

۷۔ **تَدَرَّقَ** یعنی کسی کام کو آہستہ آہستہ کرنا، جیسے: تَجَرَّعَ زَيْدٌ (زید نے گھونٹ گھونٹ پیا)، وَتَحَفَّظَ عُمُرُو (عمر و نے تھوڑا تھوڑا حفظ کیا)۔

۸۔ **تَحَوَّلَ** یعنی کسی چیز کا عین مَآخِذ یا مثل مَآخِذ کے ہو جانا، جیسے: تَنَصَّرَ زَيْدٌ (زید نصرانی ہو گیا)، تَبَحَّرَ (مثل دریا کے ہو گیا ہے)۔

۹۔ **صَيَّرَ رِقَّةً** یعنی صاحب مَآخِذ ہونا، جیسے: تَمَوَّلَ زَيْدٌ (زید صاحب مال ہو گیا ہے)۔

۱۰۔ یہ خلاف تحقیق ہے، اس کا صحیح ترجمہ ہے: رِبَانِی مَآخِذ تَوَاب ہے۔ (فیوض عثمانی، ص ۹۷ منحص)

۱۱۔ مَآخِذ نھرائی ہے۔ ۱۲۔ مَآخِذ بحر ہے۔

۱۰۔ موافقت فعل مجرد و افعال و فعل و استفعال: یعنی دوسرے باب کا ہم معنی ہونا، جیسے:

مثال اول: تَقَبَّلَ بِمَعْنَى قَبِلَ.

مثال دوم: موافقت اَفْعَلَ جیسے: تَبَصَّرَ وَأُبْصِرَ.

مثال سوم: موافقت فَعَّلَ جیسے: تَكْذَبُهُ وَتَكْذِبُهُ (اس کو کذب سے منسوب کیا)۔

مثال چہارم: موافقت اِسْتَفْعَلَ، جیسے: تَحْوُجُ وَاسْتَحْوَجَ (حاجت طلب کی)۔

۱۱۔ ابتدا: اور اس کی دو صورتیں ہیں:

۱۔ یہ کہ اس کا استعمال مجرد سے نہ آیا ہو، جیسے: تَشَمَّسَ (دھوپ میں بیٹھا)۔

۲۔ یہ کہ مجرد میں کسی اور معنی کے لیے مستعمل ہو، جیسے: تَكَلَّمَ زَيْدٌ (زید نے بات

کی) اور یہ مجرد سے تَكَلَّمَ بِمَعْنَى جَرَّحَ (زخمی کیا) مستعمل ہے۔

خاصیتِ مفاعله

اس باب کی سات خاصیتیں ہیں:

۱۔ مشرکت: دو شخصوں کا اس طرح مل کر کام کرنا کہ ایک کا فعل دوسرے پر واقع ہو،

یعنی ان دونوں میں ہر ایک فاعل بھی ہو اور مفعول بھی، لیکن عبارت میں ایک کو فاعل ظاہر

کیا جائے دوسرے کو مفعول، جیسے: قَاتَلَ زَيْدٌ عُمَرُوًّا (زید و عمرو نے باہم قتال

کیا) یعنی زید نے عمرو سے اور عمرو نے زید سے لڑائی کی۔

۲۔ موافقت مجرد: یعنی مجرد کے ہم معنی ہونا، جیسے: سَافَرَ زَيْدٌ (زید نے سفر کیا)

بِمَعْنَى سَفَرَ.

۔ ”منتہی انوارب“ میں اس کا مجرد موجود ہے، شمس یومئذ: آفتاب ناک شد روزنا۔ (فیوض، ص ۸۰)

۳۔ مافتت افعل جیسے: بَاعَدْتُهُ بِمَعْنَى أَبْعَدْتُهُ (میں نے اُس کو دُور کیا)۔

۴۔ مافتت تفاعل جیسے: شَاتَمَ زَيْدٌ عُمَرُوًّا (زید و عمرو نے آپس میں گالی گلوچ کی) بِمَعْنَى تَشَاتَمًا۔

۵۔ تہیہ یعنی کسی شے کو صاحبِ مآخذ بنانا، جیسے: عَافَاكَ اللَّهُ. (ای جعلك ذا عافية)

۶۔ ابتدا جیسے: فَاسَا زَيْدٌ هَذِهِ الشَّذَّةَ (زید نے اس تکلیف کا رنج اٹھایا) مجرد قَسْوَةٍ بِمَعْنَى نَحْتٍ ہے۔

۷۔ مافتت فعل جیسے: ضَاعَفْتُ الشَّيْءَ (میں نے شے کو دو چند کر دیا) بِمَعْنَى ضَعَّفْتُهُ^۱۔

خاصیت تفاعل

اس باب کی سات خاصیتیں ہیں:

۱۔ تشریح یہ خاصیت مثل مفاعله کے ہے، فرق صرف اتنا ہے کہ مفاعله میں ایک فاعل دوسرا مفعول لایا جاتا ہے اور تفاعل میں دونوں کو بصورتِ فاعل ذکر کیا جاتا ہے، اگرچہ فعل کے صدور اور وقوع میں دونوں کا یکساں تعلق ہوتا ہے، یعنی دونوں میں ہر ایک فاعل بھی ہوتا ہے اور مفعول بھی، جیسے: تَشَاتَمَ زَيْدٌ وَعُمَرُوٌّ (زید و عمرو نے باہم گالی گلوچ کی)۔

۲۔ تشریح فقط صدور فعل میں، نہ وقوع میں، جیسے: تَرَاَفَعَا شَيْئَانِ (دونوں نے ایک شے کو اٹھایا)۔

۳۔ تہیں یعنی کسی کو مآخذ کا حصول اپنے اندر دکھانا، جو درحقیقت حاصل نہیں ہے، جیسے: تمارض زید (زید نے دکھاوے کے لیے اپنے آپ کو بیمار بنالیا) حالانکہ وہ بیمار نہیں ہے۔

۴۔ تکلف اور تخیل میں فرق یہ ہے کہ تکلف میں مآخذ فعل مرغوب ہوتا ہے، اور تخیل میں محض دوسرے کے دکھانے کے لیے مآخذ فعل سے کام لیا جاتا ہے، حقیقتاً مطلوب نہیں ہوتا۔

۵۔ ۱۰۰۔ ت فاعل جو بمعنی افعَل ہے، جیسے: باعدتہ فتابعد، یہاں باعدتہ بمعنی ابعادتہ ہے، اس لیے تباعد اس کا مطاوع ہوا (میں نے اس کو دور کیا، پس وہ دور ہو گیا)۔

۵۔ ۱۰۰۔ تبت جہاں جیسے: تعالیٰ بمعنی علا (بلند ہوا)۔

۶۔ ۱۰۰۔ اتت فعل جیسے: تیامن بمعنی ایمن (یمن میں داخل ہوا)۔

۷۔ ۱۰۰۔ تدا جیسے: تبارک اللہ (خدا تعالیٰ بہت بابرکت ہے) اس کا مجرد برك ہے بمعنی اونٹ بیضا۔

۸۔ ۱۰۰۔ جوفظ باب مفاعلہ میں دو مفعول چاہتا ہے وہ باب تفاعل میں ایک مفعول چاہے گا۔ اور جو باب مفاعلہ میں متعدی بیک مفعول ہوگا وہ باب تفاعل میں لازم ہوگا، جیسے: جاذنت زیدا ثوبا (میں نے زید کا کپڑا اکھیچا) اور تجاذبنا ثوبا (ہم نے ایک دوسرے کا کپڑا اکھیچا)، اور قاتلت زیدا و تقاتلت أنا وزید۔

خاصیت افعال

اس باب کی چھ خاصیتیں ہیں:

- ۱۔ **ت**: اس کی چار صورتیں ہیں جو باب تفعّل میں گزر چکی ہیں، جیسے:
 - اجتحر (سوراخ بنایا)، مأخذ جَحْرٌ ہے، بضم ”جیم“ اور اجتحر (تجرہ بنایا)، مأخذ جَحْرَةٌ بضم ”ح“ اے ”طی“ یہ مأخذ بنانے کی مثال ہے۔
 - ۲۔ اجتنب (جنب پکڑی) یہ مأخذ پڑنے کی مثال ہے۔
 - ۳۔ اعتذی الشاة (بہری کو غذا بنادیا) یہ کسی چیز کو مأخذ بنانے کی مثال ہے۔
 - ۴۔ اغتصده (اس کو بغل میں پکڑا) یہ کسی کو مأخذ میں لینے کی مثال ہے، مأخذ عضد ہے۔

۲۔ **ف**: یعنی فعل حاصل کرنے میں کوشش کرنا، جیسے: اکتسب (کسب میں کوشش کی)۔

۳۔ **ت**: یعنی فاعل کا اپنے لیے کوشش کرنا، جیسے: اکتال الشعیر (اپنے لیے جو ناپے) مأخذ کَلٌّ ہے۔

۴۔ **م**: **ت** فعل جیسے عممته فاعتم (میں نے اس کو تمسین کیا پس وہ غمگین ہو گیا)۔

۵۔ **ف** فاعل و **ت** فعل و **م** فاعل و **م** فاعل و **م** فاعل

مثلاً: ۱۔ جیسے ابتلع بمعنی بلع (روشن ہوا)۔

مثلاً: ۲۔ موافقت أفعّل جیسے اختجز بمعنی أخرج (ملک حجاز میں داخل ہوا)۔

مثلاً ۱۔ موافقت تفعّل جیسے: اُرتدی بمعنی ترقّی (چادر اوڑھ لی)۔

مثلاً ۲۔ موافقت تفاعل جیسے: اختصم زید و عمرو بمعنی تنحاصما۔

مثلاً ۳۔ موافقت استفعل جیسے: ایتجر بمعنی استأجر (اجرت طلب کی)۔

۱۔ ابتدا جیسے: استلم (پتھر کو بوسہ دیا) مأخذ سلمة بکسر "لام" بمعنی سب۔

خاصیت تاجع

اس باب کی دس خاصیتیں ہیں:

۱۔ ناب یعنی مأخذ کا طب کرنا، جیسے: استطعمته (میں نے اس سے کھانا طلب کیا)۔

۲۔ نایق یعنی کسی شے کا مأخذ کے لائق ہونا، جیسے: استرقع الثوب (پتہ اپوند کے لائق ہو گیا) مأخذ رُقعة ہے۔

۳۔ وہبان جیسے: استكرمته (میں نے اس کو کریم پایا)۔

۴۔ نایح یعنی کسی چیز کو مأخذ کے ساتھ موصوف خیال کرنا، جیسے: استحسنته (میں نے اس کو نیک گمان کیا) مأخذ حُسن ہے۔

۵۔ نایع یعنی کسی چیز کا مین مأخذ یا مثل مأخذ کے ہونا، اور یہ دو قسم پر ہے:

۱۔ نایع جیسے: استخجر الطین (گارا پتھر ہو گیا، یا مثل پتھر کے ہو گیا) مأخذ حجر ہے۔

۲۔ نایع جیسے: استونق الجمل (اونٹ اونٹنی ہو گیا) یعنی صفت ضعف میں، مأخذ ناقة ہے۔

۶۔ نایع جیسے: استوطن الهند (ہند کو وطن بنا لیا) مأخذ وطن ہے۔

۱۔ **تَعَلَّی** یعنی اختصار کے واسطے مرکب سے ایک کلمہ اشتقاق کرنا، جیسے **اِسْتَرْجَع** (إِنَّا لِلّٰہِ وَإِنَّا إِلَیْہِ رَاجِعُونَ پڑھا)۔

۲۔ **تَعَلَّی** جیسے: **أَقَمْتُهُ فَاسْتَقَامَ** (میں نے اسکو قائم کیا پس وہ قائم ہو گیا)۔

۳۔ **تَعَلَّی** جیسے: **اِسْتَقَرَّ وَقَرَّ** (تھہر گیا)، **اِسْتَجَابَ وَأَجَابَ** (جواب دیا، قبول کیا)، اور **اِسْتَكْبَرَ وَتَكَبَّرَ** (غور کیا)، اور **اِسْتَعَصَمَ وَاعْتَصَمَ** (اُس نے چنگل مارا)۔

۴۔ **تَعَلَّی** جیسے: **اِسْتَعَانَ** (موتے عانہ (موتے زیر ناف) صاف کیے) **اِذَاخَذَ عَانَهُ**۔

خاصیت انفعال

اس باب کے سات خواص ہیں:

۱۔ **تَعَلَّی** جیسے: **اِنْصَرَفَ** (پھرا) **اِلْزَمَ**، صرف (پھیرا) متعدی۔

۲۔ **تَعَلَّی** یعنی حواسِ ظاہر و سے ادراک کرنا۔

یہ دونوں خواص یعنی لزوم و ملابح باب انفعال کے لازمی ہیں، اس کے سوا دوسرے ابواب میں ان خواص کا استعمال مجازی ہوگا۔

۳۔ **تَعَلَّی** جیسے: **كَسَرْتُهُ فَانْكَسَرَ**، اور یہ اس باب کا خاصہ غالبہ ہے۔

۴۔ **تَعَلَّی** جیسے: **اَغْلَقْتُ الْبَابَ فَانْعَلَقَ** (میں نے دروازہ بند کیا پس وہ بند ہو گیا)۔

۵۔ مجرد عان ہے (مدد کی)۔

۶۔ حاصل یہ ہے کہ مطاع مت مجرد، مت متعدی، مت افعل کی نسبت سے شیخ استعمل ہے۔ ف

۵۔ موافقتِ فِعْل و اَفْعَل: جیسے: اِنْبَلَجَ بمعنی بَلَج (کشادہ ابرو ہوا)، اور موافقتِ اَفْعَل جیسے: اِنْحَجَزَ بمعنی اُحْجَزَ (حجاز میں پہنچا)، اور حَيْنُونْتُ میں، جیسے: اِنْحَصَدَ الزَّرْعُ بمعنی اُحْصَدَ الزَّرْعُ (کھیتی حصاد کے وقت کو پہنچ گئی)۔
فائدہ: بابِ انفعال کا یہ خاصہ نادر الوجود ہے۔

۶۔ بابِ اِنْفَعَال: کا فاکلمہ ”ل، م، ن، ر“ اور حرف لین نہ ہوں گے؛ بوجہ ثقیل ہونے کے، اور ان حروف میں بجائے انفعال کے افعال آئے گا، جیسے: رَفَعَهُ فَارْتَفَعَ، وَنَقَلَهُ فَانْتَقَلَ، لیکن اِنْمَحَى اور اِنْمَاز شاذ ہیں۔

۷۔ ابتدا: جیسے: اِنْطَلَقَ (چلا گیا) اور اس کا مجرد طلاق بمعنی کشادہ روی ہے۔

خاصیتِ اِفْعِعال

اس باب کی چار خاصیتیں ہیں:

۱۔ لزوم: اور یہ غالب ہے اور تعدیہ قلیل ہے، جیسے: اِحْلَوْلَيْتُهُ (میں نے اس کو شیریں خیال کیا) اور اِعْوُزَيْتُهُ (میں اس پر بے زین سوار ہوا)۔

۲۔ مبالغہ: اور یہ لازم ہے، جیسے: اِعْشَوْ شَبَّ الْأَرْضِ (زمین بہت گھاس والی ہو گئی)۔

۳۔ مطاوعتِ فِعْل: جیسے: ثَنَيْتُهُ فَاتَنَوْنِي (میں نے اُس کو لپیٹا پس وہ لپٹ گیا)۔

۴۔ موافقتِ اِسْتَفْعَلَ: جیسے: اِحْلَوْلَيْتُهُ بمعنی اِسْتَحْلَيْتُهُ۔

اور یہ دونوں خواص نادر ہیں۔

۱۔ اس میں بلوغ کا خاصہ ہے۔ ف

۲۔ مبالغہ کے لزوم کا دعویٰ حکم فیہ امر ہے۔ فیوض عثمانی

خاصیت افعال و افعال

ان دونوں کے چار چار خواص ہیں:

۱۔ لزوم ۲۔ مبالغہ ۳۔ لون ۴۔ عیب

مثالیں: جیسے: اِحْمَرَّ (بہت سرخ ہوا)، اِشْهَبَّ (بہت سفید ہوا)، اِخْوَلَّ، اِخْوَالَّ (بہت بھینگا ہوا)۔

خاصیت افعال

اس باب کی بنا مُقْتَضِبٌ^۱ (صیغہ اسم مفعول) ہے بمعنی بریدہ، اور اصطلاح میں وہ ہے کہ اس کی اصل یا مثل اصل کے موجود نہ ہو، اور حرف الحاق اور حرف زائد للمعنی سے خالی ہو۔

خاصیت فَعْلَل

اس باب کے بہت سے خواص ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں:

۱۔ **قصر:** جیسے: بِسْمَل (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھی)۔

۲۔ **الباس:** جیسے: بَرَقَعْتُهُ (میں نے اُس کو برقعہ پہنایا)۔

۳۔ **مطاوعت خود:** جیسے: غَطَرَشَ اللَّیْلُ بَصْرَهُ فَغَطَرَشَ (رات نے اُس کی بصر کو پوشیدہ کیا پس وہ پوشیدہ ہو گئی)۔

^۱ مقتضب وہ ہے کہ جس کی بنا ثلاثی مجرد سے منقول نہ ہو بلکہ از سر نو اس وزن پر وضع کی گئی ہو۔ اقتضاب اور ابتدا میں دو وجہ سے فرق ہے:

(۱) ابتدا میں عموم ہے کہ اس کا مجرد آتا ہو یا نہ آتا ہو، اقتضاب میں ثلاثی مجرد کا نہ آنا ضروری ہے۔

(۲) اقتضاب میں حرف الحاق اور حرف زائد للمعنی سے خالی ہونا شرط ہے۔ (کذا فی فیوض عثمانی ص: ۹۱)

فائدہ: یہ باب ہمیشہ صحیح و مضاعف آتا ہے، اور مہموز کم، جیسے: زَلْزَلٌ، وَسُوسٌ.

خاصیت تَفَعَّلَ

اس باب کی دو خاصیتیں ہیں:

۱۔ مطاوعتِ فَعَّلَ: جیسے: دَحْرَجْتُهُ فَتَدَحْرَجَ (میں نے اُس کو لڑھکایا پس وہ لڑھک گیا)۔

۲۔ اقتضاب: جیسے: تَهَبَّرَسَ (ناز سے چلا)۔

خاصیت اِفْعَلَّ

اس باب کی دو خاصیتیں ہیں:

۱۔ لزوم ۲۔ مطاوعتِ فَعَّلَ: مع مبالغہ، جیسے: ثَعَجَرْتُهُ فَاثْعَجَرَ (میں نے اس کا خون گرایا پس وہ خون ریختے ہوا)۔

خاصیت اِفْعَلَّ

۱۔ لزوم ۲۔ مطاوعتِ فَعَّلَ: یہ باب بھی لازم و مطاوع فَعَّلَ آتا ہے، جیسے: طَمَأَنْتُهُ فَاطْمَنَ (میں نے اُس کو اطمینان دلایا پس وہ مطمئن ہو گیا) کبھی مقنصب بھی آتا ہے، جیسے: اكْفَهَرَ النَّجْمُ (ستارہ روشن ہو گیا) اس کا مجر نہیں آتا۔

فائدہ: ابواب ملحقات معانی اور خواص میں مثل ملحق بہا کے ہوتے ہیں، مگر ان میں کچھ مبالغہ ہوتا ہے۔

تَمَمَّ

مکتبہ النبی

طبع شدہ

ترجمین مجلد

| | | | |
|--------------------------------------|----------------------|--------------------------|--------------|
| تفسیر عثمانی (۲ جلد) | معلم الحجاج | فصول اکبری | کریما |
| خطبات الاحکام جمعاعات العام | فضائل حج | میزان و منشعب | پند نامہ |
| الحزب الاعظم (مینی کی ترتیب پر مکتل) | تعلیم الاسلام (مکتل) | نورانی قاعدہ (چھوٹا/بڑا) | پنج سورۃ |
| الحزب الاعظم (مینی کی ترتیب پر مکتل) | حصن حصین | بغدادی قاعدہ (چھوٹا/بڑا) | سورۃ یس |
| لسان القرآن (اول، دوم، سوم) | | رحمانی قاعدہ (چھوٹا/بڑا) | عم پاره درسی |
| خصائل نبوی شرح شمائل ترمذی | | تیسیر المبتدی | آسان نماز |
| بہشتی زیور (تین حصے) | | منزل | نماز خفی |

ترجمین کا رد کور

| | | | |
|---|---------------|--|--------------------|
| حیاء المسلمین | آداب معاشرت | الاختیارات المفیدۃ | خلفائے راشدین |
| تعلیم الدین | زاد السعید | سیرت سید الکواثرین علیہ السلام | امت مسلمہ کی مائیں |
| خیر الاصول فی حدیث الرسول | جزاء الاعمال | رسول اللہ ﷺ کی نصیحتیں | فضائل امت محمدیہ |
| الحجامة (بچھنا لگانا) (جدید ایڈیشن) | روضۃ الادب | حیل اور بہانے | علیم بستی |
| الحزب الاعظم (مینی کی ترتیب پر) (ایک جلد) | آسان اصول فقہ | اکرام المسلمین مع حقوق العباد کی فکر کیجیے | |

کارڈ کور / مجلد

| | | | |
|-----------------------------------|-------------|---------------|----------|
| اکرام مسلم | فضائل اعمال | اکرام اکبری | کریما |
| مفتاح لسان القرآن (اول، دوم، سوم) | مختب احادیث | میزان و منشعب | پند نامہ |

زیر طبع

| | | | |
|--|-------------------------|--------------------------|--------------|
| علامات قیامت | فضائل درود و شریف | فصول اکبری | کریما |
| حیاء الصالحہ | فضائل صدقات | میزان و منشعب | پند نامہ |
| جواب الرحیث | آئینہ نماز | نورانی قاعدہ (چھوٹا/بڑا) | پنج سورۃ |
| بہشتی زیور (مکتل و مکتل) | فضائل علم | بغدادی قاعدہ (چھوٹا/بڑا) | سورۃ یس |
| تبلیغ دین | القی القائم علیہ السلام | رحمانی قاعدہ (چھوٹا/بڑا) | عم پاره درسی |
| اسلامی سیاست مع محملہ | بیان القرآن (مکتل) | تیسیر المبتدی | آسان نماز |
| کلید جدید عربی کا معلم (مکتل تا چہارم) | مکتل قرآن حافظی ۱۵ سطری | منزل | نماز خفی |

| | | | |
|---------------|---------------|---------|--------|
| سیر الصحابیات | تعلیم العقائد | شکو میر | نام حق |
|---------------|---------------|---------|--------|